سیدنا امیر معاویہ کے فضائل و مناقب اور آپ پر اعتراضات
کے محققانہ جوابات پر مشتمل نہات عمدہ کاوش
التوضیحات النافعة
فی
بیان مراتب سیدنا معاویة رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ترتیب و کاوش
نعمان علی حنفی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب اور آپ کی ذات پر کیئے گئے اعتراضات کے جواب

التوضیحات النّافِعۃ

فی

بیَانِ مرَاتِبِ سَیّدِنَا مُعَاوِیَۃَ رضی اللہ عنہ

ترتیب و کاوش

نعمان علی حنفی

فہرست

منقبت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واہ کیا مرتبہ تیرا اے میرے معاویہ

کاتب وحی بھی ہیں اور سسرال نبی بھی

جن کے ہاتھوں پہ بعیت کی حسنین و کریمین نے

اُس معاویہ کی شان و شوکت ہوگی

بیٹھتے ہوں گے تخت پر جب معاویہ

دائیں حسن بائیں حسین واہ کیا منظر ہوگا

خلیفہ راشد ہیں اور اولِ ملوک بھی

ہے تورات مقدس میں تزکرہ معاویہ کا

یارب دعا ہے نعمان کی بروزِ محشر

ساتھ ان کا کہ میں بخشا جاؤں

پہلے اسے پڑھ لیجئے

السلام علیکم قارئین ہم مختصراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں. اور آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں. آپ وہ مظلوم شخصیت ہیں جن پر آج تک لوگ طعن کرتے آرہے ہیں. آپ پر طرح طرح کے بے بنیاد الزامات لگاتے ہیں حالانکہ اس حوالے سے کچھ بھی ثابت نہیں سب کوڑا کرکٹ کا ڈھیر ہے اس کے سوا کچھ نہیں. حالانکہ ان تعریف تو اللہ قرآن میں اور نبی ﷺ حدیث میں بیان کرتے ہیں صحابہ و اہلبیت ان کی تعریف کرتے ہیں ان شاءاللہ آگے تفصیل سے آئے گا اس متعلق ہمارے بہت ہی پیارے بھائی سمیر القادری الحنفی بھائی انہوں نے بھی ہمارا بہت ساتھ دیا ہے مشاجرات کے حوالے سے اللہ پاک ان کے علم و عمل میں اضافہ عطا فرمائے آمین اور ہماری اس چھوٹی سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین

تعارف سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی منبہ جود و سخا علم و حلم کے بادشاہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب مبارک یوں ہے معاویہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد مناف قرشی اموی.

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریمﷺ کی بعثت سے پانچ سال بعد پیدا ہوئے یہی قول زیادہ مشہور ہے. یعنی آپ کا سلسلہ نسب حضورﷺ کے سے جاکر مل جاتا ہے

قبول اسلام= آپ رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے قبل 7ھ کو اسلام کا چکے تھے۔ اور اپنے اسلام کا اظہار فتح مکہ کو کیا تھا۔ کیونکہ آپ کا فرمان صحیح سند سے موجود ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مروہ کے

مقام پر حضور علیہ السلام کے بال مبارک کاٹے تھے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج6ص60سند صحیح)

کچھ لوگ یہ مغالطہ دیتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ امیر معاویہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے حالانکہ یہ کوئی عیب نہیں لیکن بعض جاہل عیب بنا دیتے ہیں اس لیئے ہم محمد محدثین و علمائے کرام سے پوچھتے ہیں کہ وہ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

امام ابن حجر عسقلانی 852ھ علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فتح مکہ سے پہلے ہی اسلام لا چکے تھے۔ اور ساتھ میں رسول اللہﷺ کی وحی لکھا کرتے تھے

80 برس کی عمر پائی اور 60 رجب کو دار فانی سے کوچ کر گئے

(تقریب التہذیب ج 2 میں 195 رقم 6758)

2 امام ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

راجح موقف یہی ہے کہ میں سیدنا معاویہ عمرہ قضاء کے موقع پر ہی اسلام کا چکے تھے

(تعمیر الجنان ص 686)

امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی 1345ھ فرماتے ہیں

سیدنا امیر معاویہ عمرہ قضاء کے موقع پر اسلام لے آئے اور فتح مکہ موقع پر اپنے اسلام کا اظہار کیا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء ج 3 ص (119)

آپ علیہ الرحم کی عبارت سے معلوم ہوا کہ آپ نے فتح مکہ کے روزہ اظہار کیا تھا لیکن اسلام 07 کو فتح مکہ سے پہلے لا چکے تھے ۔

حافظ ابوالقاسم ابن عساکر الدمشقی 571ھ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمرہ قضاء کے موقع پر اسلام لے آئے تھے اور اپنے اسلام کو چھپانے رکھا

اور دوسرا قول نقل کیا کہ فتح مکہ کے روز اسلام لائے (جہاں بھی یہ قول ملے گا کہ فتح مکہ
کے روز اسلام لائے اصل مقصد یہ ہوگا کہ اسلام

اسی وجہ ظاہر کیا اسی وجہ سے محدثین دو اقوال لیکر آئے ہیں۔ ایک عمرہ قضاء کا اور
دوسرا فتح مکہ کو اظہار کیا)

(تاریخ دمشق ج 59 ص 55)

عز الدین ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم الجزری 630ھ فرماتے ہیں

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والے

فتح مکہ کے دن اسلام لائے پھر آگے خود ہی یہ لکھا کہ کہ سیدنا معاویہ خود فرماتے ہیں میں
نے عمرہ قضاء پر اسلام قبول کر لیا تھا۔

(اسد الغابہ ج کی میں (201)

امام بدرالدین عینی855ھ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

حضرت معاویہ اور ان کے والد

ابو سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور ایک قول یہ ہے کہ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں اسلام کا چکے تھے۔

(شرح صحیح البخاری نعم الباری ج6ص889)

حافظ عماد الدین ابن کثیر شافعی دمشقیؒ متوفی 774ھ

کہ سیدنا معاویہ خود فرماتے ہیں میں عمرہ قضاء کے موقع پر اسلام کا چکا تھا۔

(البدایہ والنہایہ ج 6 ص (453)

أحمد بن علي بن ثابت البغدادي463ھ فرماتے ہیں

حضرت معاویہ عمرہ قضاء کے موقع پر اسلام لائے
تھے

(تاریخ دمشق 59 میں 62)

ابی عبداللہ معصب بن عبداللہ بن معصب الزبیری 236ھ کہتے ہیں
حضرت معاویہ کہتے ہیں عمرہ قضاء کے موقع پر اسلام
لا چکے تھے

(نسب قریش) ۔

(سیر اعلام النبلاء ج3 ص122)

محقق دکتر عبد القدوس راجی لکھتے ہیں

حضرت معاویہ صلح حدیبیہ

کے سال ہی مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے اور اپنے اسلام کا اظہار فتح مکہ کے روز کیا تھا

(معاویہ بن ابی سفیان شاگرد مکتب نبوت و کاتب وحی ص 6)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی بدایونی گجراتی 1391ھ فرماتے ہیں

صحیح یہ ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص صلح حدیبیہ کے دن 7ھ کو اسلام لائے اور مکہ والوں کے خوف سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا پھر فتح مکہ کے دن اسلام لائے وہ

اظہار کے لحاظ سے کیا جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ در پردہ جنگ بدر کے دن اسلام لائے اور اپنے اسلام کو چھپائے رکھا اور فتح مکہ کے روز اظہار کیا تو انہیں بھی فتح مکہ کے مومنوں میں شمار کر دیا حالانکہ آپ بدر کے دن ہی اسلام لا چکا تھے۔

(امیر معاویہ پر ایک نظر ص (36)

شیخ کبیر حضرت علامہ مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی1174ھ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

محقق علماء فرماتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلام لا چکے تھے اور اپنے اسلام کو چھپائے رکھا آپ رسول اللہﷺ کے کاتب بھی تھ

(سیرۃ الانبیاء ص (479)

امام بدرالدین عینی 855ھ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلح حدیبیہ میں اسلام لائے تھے اللہ ان پر رحمت فرمائے

میں

آمـــین

(عمدۃ القاری ج 16 / ص 248)

ان تمام اقوال سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے قبل اسلام لاچکے تھے

جیسے صحیح بخاری اور مسند احمد وغیرہ میں حدیث ہے۔ جو ہم بیان کر چکے ہیں اور اپنے

اسلام کا اظہار فتح مکہ کے دن کیا تھا۔ اسی لیے محدثین نے یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ

آپ مکہ کے دن اسلام لائے اصل مقصد یہی تھا کہ اُس دن اظہار کیا۔ اسلام پہلے لا چکے

تھے۔

ابن ابی عاصم کی روایت ہے کہ

ان کو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ علیہ السلام جب طواف سے فارغ ہو گئے۔

تو میں نے مروہ کے پاس قینچی سے آپ کے بال مبارک کاٹے

1. (الا حاد والمثانی رقم (53)

یہ روایت بھی صحیح بخاری اور مسند احمد کی روایت کی طرح ہے کہ میں نے مروہ کے مقام پر نبی ﷺ کے بال مبارک کاٹے اسی طرح کی ایک اور روایت. ہے

(المعجم الکبیر للطبرانی رقم697)

فضائل و مناقب

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے شمار فضائل قرآن و حدیث میں موجود ہیں الحمدللہ ہم یہاں ذکر کریں گے

قرآن میں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تسکین اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر وہ لشکر اتارے جو تم نے کبھی نہ دیکھے اور کافروں کو عذاب دیا اور منکروں کی یہی سزا ہے

(سورہ توبہ آیت 26)

اللہ پاک نے اپنے پاک کلام میں غزوہ حنین میں شریک ہونے والے 12000 صحابہ کرام علیہم اجمعین کو مؤمنین کا لقب دے کر ان پر اپنے انعام کا ذکر کی اس غزوہ میں

شریک ہونے فتح مکہ کے مسلمان بھی تھے جن پر کچھ لوگ بک بک کرتے ہیں اور اس عظیم جنگ میں سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شال تھے تو یہ ان کی کتنی بڑی فضیلت ہے جن پر اللہ سکون نازل فرمائے تو باقیوں کے بک بک کرنے سے ان کی شان پر کوئی فرق نہیں پڑتا

اسی طرح اللہ پاک قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے

تم میں سے فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والوں اور لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز (جنت) کا وعدہ فرمایا تھا اور اللہ تمھارے کاموں سے خبردار ہے

(سورہ الحدید آیت نمبر10)

اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے جنت کا وعدہ فرما لیا ہے. اس لیئے کہ انھوں نے دین کی خاطر وہ کچھ کیا جو ہم آجکے دور کے انسان نہیں کرسکتے اپنا گھر بار بیوی بچے ملک سب کچھ چھوڑ کر دین کی خاطر اپنی جانیں قربان کردیں اور پھر اللہ پاک نے انھیں انعامات سے جگہ جگہ نوازا اس حوالے سے ہم محدثین کے اقوال پیش کرتے

ہیں کہ اس سے مراد جنت ہے اور پہلے اور بعد سب کے لیئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرما لیا ہے

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر القعطبی671ھ فرماتے ہیں

وکلا وعدہ اللہ الحسنہ سے مراد آگے بڑھنے والے رکنے والے اور سبقت لے جانے والے پیچھے آنے والے اور لاحق ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے

(تفسیر قرطبی ج9ص249)

2 علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی710ھ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے سب صحابہ کرام علیہم الرضوان سے جنت کا وعدہ فرما لیا ہے اگرچہ ان کے درجوں میں فرق ہے

(تفسیر مدارک التنزیل ج3ص729)

3مفسر قرآن عبدالرحمن بن ناصر السعدی 1307ھ فرماتے

جن صحابہ کرام علیہم الرضوان نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا اور جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اللہ تعالیٰ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے

(تفسیر سعدی ص2702)

4قاضی ثناءاللہ پانی پتی فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا یا بعد میں خرچ کیا سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ثواب کا وعدہ کیا ہے اور ان میں کسی پر طعن کرنا جائز نہیں

(تفسیر مظہری ج9ص274)

5 تفسیر جلالین میں ہے

جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ کیا اور جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اللہ تعالیٰ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے

(ج5ص43)

6حفاظ ابن کثیر الدمشقی 774ھ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا سچا اور اٹل وعدہ ہے جو نہ بدلے نہ خلاف ہو اور جو ان کو فضیلت اور سبقت حاصل ہے وہ امت میں کسی کو نہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ پکے جنتی ہوچکے

(تفسیر ابن کثیرص84الفتح48)

7امام ابو منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی 333ھ فرماتے ہیں

جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اللہ تعالیٰ نے ان سے جنت و ثواب کا وعدہ فرما لیا ہے
اور بعض تاویل کرتے ہیں اس سے مراد فتح حدیبیہ ہے لیکن قتادہ کا قول ہے فتح مکہ

(تاویلات اھل السنہ تفسیر الماتریدی ج1ص519)

قارئین فتح سے مراد فتح مکہ ہے اس پر ایک الگ بحث ہے جس کا مکمل جواب تمام صحابہ
جنتی کتاب ہیں کتاب میں دیئے جاچکے ہیں اس کا مطالعہ مفید رہے گا

8امام عزالدین بن عبدالسلام السلمی الدمشقی الشافعی فرماتے ہیں

لایستوی منکم من انفق تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے جہاد کرنے والے والے
برابر نہیں اس سے مراد فتح مکہ ہے قتادہ کہتے ہیں فتح مکہ سے پہلے جہاد اور خرچ کرنا فتح کے
بعد ان سب سے بہتر ہے

9امام ابن کثیر لکھتے ہیں

وکلا وعدہ اللہ الحسنہ سے مراد اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے جنت کا وعدہ فرما لیا ہے اور فتح سے مراد جمہور نے اس سے مراد فتح مکہ لیا ہے

(تفسیر القرآن ص1825)

10علامہ زمخشری خوارزمی 538 فرماتے ہیں

جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اللہ نے تمام سے حسن کا وعدہ فرمایا ہے

(تفسیر الکشاف ص1082)

11امام حافظ عبدالرحمن بن محمد ابن ادریس الرازی ابن ابی حاتم 327ھ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے

(تفسیر ابن ابی حاتم ج1ص3336)

12محمد بن امین بن عبداللہ الارمی العلوی الھردی الشافعی فرماتے ہیں

جمہور کا قول ہے کہ فتح سے مراد فتح مکہ ہے

(تفسیر حدائق الروح والریحان فی روابی علوم القرآن ص447)

13سید عبدالقادر الجیلانی 713ھ فرماتے ہیں

وکلا وعدہ اللہ الحسنہ سے مراد اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے

(تفسیر جیلانی ج1ص140)

14امام عبدالسلام بن عبدالرحمن بن ابن برجان536ھ فرماتے ہیں

یعنی فتح سے مراد فتح مکہ ہے

پھر محقق احمد المزیدی لکھتے ہیں جمہور کا ہے کہ فتح سے مراد فتح مکہ ہے

(تفسیر ابن برجان ج5ص296)

15امام مجاہد بن جبیر 102ھ فرماتے ہیں

وکلا وعدہ اللہ الحسنہ سے مراد جنت کا وعدہ ہے

(تفسیر الامام مجاہد بن جبیر ص648)

15 شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اکثر مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں فتح سے مراد فتح مکہ ہے

(تبیان القرآن ج11ص718)

16حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

سورہ توبہ کے تحت غزوہ تبوک میں شرکت کرنے والے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان قطعی جنتی ہیں اور ان کے جنتی ہونے میں شک کرے وہ اس جیسی بہت سی آیات کا منکر ہے

شیخ المنہاج ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں

بحوالہ ابن حزم تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان جنتی ہیں

پھر خود لکھتے ہیں پس یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان جنتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی جہنم میں نہیں جائے گا اسی طرح بحوالہ علامہ کرمانی لکھتے ہیں تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان قطعی جنتی ہیں

(جنت کی خصوصی بشارت پانے والے 60صحابہ کرام)

18امام ابن العربی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں فتح مکہ سے پہلے اور بعد والوں دونوں سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے

(تفسیر والرشاد ات القرآن من الشیخ الاکبر ابن العربی ج4ص28)

قارئین ان تمام حوالاجات سے معلوم ہوا جو پہلے والے مسلمان تھے وہ بھی جنتی ہی اور جو بعد والے مسلمان تھے وہ بھی جنتی ہیں ان میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا کیونکہ قرآن نے وعدہ فرمالیا ہے کہ یہ سب جنتی ہیں ان سے جو بتقضائے بشریت کچھ لغزشیں ہوئیں اللہ نے وہ سب معاف فرما دیں اور سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آیت میں شامل ہیں اور یہ ان کی فضیلت پر مبنی آیات ہیں اللہ پاک سے دعا ہے کہ ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے اور ان سب کا ہمیں پڑوس نصیب فرمائے آمین ثم آمین یا رب العالمین

آپ کے بحثیت صحابی ہونے کے فضائل

نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو برا مت کہو کیونکہ اگر تم میں سے احد پہاڑ جتنا بھی سونا خیرات کرے تو ان کے ایک مد کو پہنچے نہ آدھے کو

(صحیح بخاری و صحیح مسلم متفق علیہ)

اس حدیث میں واضح فرمان موجود ہے کہ میرے کسی بھی صحابی کو برا مت کہنا یعنی اُن پر طعن نہ کرنا

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے

رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو تمہاری شر پر اللہ کی پھٹکار ہو

(سنن ترمزی و مشکوۃ المصابح رقم الحدیث 6017)

اس میں بھی واضح فرمان موجود ہے کہ میرے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا مت کہنا ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوجائے گا اور اللہ کی لعنت کا مستحق ٹھہرے گا

تیسری حدیث میں ہے

میرے صحابہ کے بارے میں کچھ کہنے سے اللہ سے ڈرنا میرے پیچھے میرے صحابہ کو نشانہ مت بنانا جو ان سے محبت کرتا ہے وہ میری وجہ سے کرتا ہے اور جو ان سے نفرت کرتا ہے وہ دراصل مجھ سے نفرت کرتا ہے جو انہیں ایذاء دیتا ہے اللہ اسے عنقریب پکڑے گا

(مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث 20823راجح)

اب جو سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایذاء پہنچائے گا ان شاءاللہ اللہ انہیں بروز حشر پکڑے گا اس لیے کسی ایک صحابی کے بارے میں بھی دل میں کینہ نہ رکھیں.

چوتھی حدیث نسب و رشتہ داری

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نبیﷺ کے ساتھ رہا ہوں میں نے نبی کریمﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن ہر رشتہ و نسب منقطع ہوجائے گا البتہ میرے رشتہ اور میرے نسب کا معاملہ مختلف رہے گا

المعجم الکبیر للطبرانی رقم2635سند صحیح)[2]

اس روایت سے بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے آپ رسول اللہﷺ کے رشتہ دار بھی ہیں اور آپ کا سلسلہ نسب پانچوں پشت میں جاکر آپﷺ سے مل جاتا ہے اس سے بڑی فضیلت کیا ہوسکتی ہے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب بھی کوئی اس عظیم ہستی پر طعن کرے مختلف طرح کے سوالات اٹھائے تو اس کی قسمت ہی خراب ہے اور اللہ بہترین تدبیر فرمانے والا ہے

خصوصی فضائل

ہادی و مھدی

صحابی رسول حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ معاویہ کو ہادی و مھدی بنا اور انہیں بزریعہ نجات بنادے

(صحیح سنن ترمذی رقم الحدیث 3842قال البانی صحیح)

اس کے علاوہ بھی بہت سے محدثین ہیں جنہوں نے اس حدیث پر صحیح و حسن کا حکم لگایا ہوا ہے جو ہم یہاں پیش کرتے دیتے ہیں اور یاد رہے یہ روایت الحمدللہ ہر طرح کے اضطراب سے بھی پاک ہے.

1امام طاہر بن علی الھندی الفتنی 986ھ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے

(تزکرۃ الموضوعات الھندی ص100)

2امام جلال الدین سیوطی 911ھ فرماتے ہیں

یہ روایت صحیح ہے

(الشنیعہ المرفوعۃ ج2ص8)

اعلي بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عساکر الدمشقی571ھ فرماتے ہیں

یہ روایت صحیح ہے

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج59ص106)

4شیخ البانی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے

(سلسلة الصحیحہ رقم الحدیث 3390)

5امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی ھ1345 فرماتے ہیں

اس حدیث کے قوی شاہد موجود ہیں

(سیر اعلام النبلاء)

6امام آلوسی البغدادی 1346ھ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

شواھد کثیرہ تؤکدہ صحتہ

(صب العذاب ص427)

7کنزالعمال شریف کے محققین نے بھی حسن صحیح کا حکم لگایا

(کنزالعمال ج13ص749)

8ابی عبداللہ الحسین بن ابراہیم بن الحسن بن جعفر الجوزقانی الھمزانی متوفی543ھ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

(الاباطیل و والمناکیر والصحاح والمشاہیر کتاب الفضائل ص170)

ان حوالاجات سے معلوم ہوا یہ روایت صحیح ہے اور حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی رسول ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں طوالت سے بچتے ہوئے کچھ حوالاجات لگا دیتا ہوں امام ابوحاتم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ صحابی رسول ہیں

(الجرح والتعدیل رقم1296)

امام ابن سعد فرماتے ہیں یہ صحابی رسول ہیں

(طبقات ابن سعد 3746)

اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی امام جلال الدین السیوطی امام بغوی امام ابو نعیم اور جمہور محدثین کے اتفاق سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ہیں اس لیئے یہ اعتراض بھی رفع ہوا۔ اور دوسرا اعتراض یہ کہ سعید بن عبدالعزیز اختلاط شدہ راوی ہے اور کبھی یہ روایت اپنے شیخ اور کبھی یونس بن حلبس سے بیان کرتا ہے پہلی بات لیکن حدیث ولید بن مسلم ربیعہ بن یزید سے بطریق جو کہ بالکل صحیح ہے اور دوسرے راویان کے موافق ہے

جیسا کہ مسند احمد میں ہے 17895رقم

اور ابومسھر کا سماع سعید سے کافی سال رہا جس سے یہ اختلاط والا سوال بھی ختم ہوا

یہ مختصراً جو مجھے معلوم تھا لکھ دیا باقی آپ لوگ اس حوالے سے علمائے کرام کی کتب دیکھ سکتے ہیں لیکن مجھے یقین ہے آپکو ان شاءاللہ ضرورت پیش نہیں آئے گی

معاویہ کو ہدایت عطا فرما

جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو حمص سے معزول کیا اور ان کی جگہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا: انہوں نے عمیر کو معزول کر دیا اور معاویہ کو والی بنایا، تو عمیر نے کہا: تم لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھلے طریقہ سے کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اللهم اهد به "اے اللہ! ان کے ذریعہ ہدایت دے"۔

(صحیح سنن ترمذی رقم الحدیث 3843 سند صحیح اسلام 360

اب یہ روایت بھی اوپر والی روایت کی طرح ہی ہے اس لیئے عمر بن واقد کے ہونے سے یہ روایت صحیح ہے اور اوپر والی پر تمام اعتراضات ختم الحمدللہ اور جن کے بارے رسول اللہ ﷺ فرما دیں اے اللہ ان کو ہادی بنا دے مہدی بنا دے اور ان کے زریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما تو وہ خود ہدایت پر کتنا مقام رکھتے ہوں گے اس لیئے جب وہ منصب خلافت

پر جلوہ گر ہوئے تو بہت سے لوگوں کو ہدایت کے راستے پر لیکر آئے یہاں پاکستان تک لوگوں کو ہدایت سے نوازا سبحان اللہ

معاویہ کو کتاب و حساب کا علم

حضرت سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اُسے عذاب سے محفوظ فرما

(سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ رقم الحدیث 3390)

(الشریعۃ للآجری ج 3 ص 561 رقم الحدیث 1975)

(الاباطیل والمناکیر و الصحاح والمشاہیر ج 3 ص 105 حدیث مشہور)

یہ روایت بھی صحیح ہے اس کو بھی امام سیوطی امام طاہر الھندی امام ابن عساکر نے صحیح کہا ہوا ہے امام جوزجانی نے حدیث مشہور کا حکم لگایا ہوا ہے حافظ ابن کثیر الدمشقی نے بھی صحیح کا حکم لگایا

جن کو میرے رسول بار بار دعاؤں سے نوازیں اور یہ لوگ صبح و شام ان پر طعن کریں ان کو شرم سے ڈوب مرنا چاہیئے اصل میں جب سینوں میں بغض پیدا ہوجائے تو ہر چیز بری نظر آتی ہے. پر یہ ہستی ہی وہ ہے جو سینوں سے کدورت کو باہر نکال پھینکتی ہے

اور رسول اللہ ﷺ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتنی محبت تھی کہ ہر ہر جگہ آپکو دعاؤں سے نوازا سبحان اللہ

معاویہ جنتی ہیں

حدیث کا مفہوم کچھ یوں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا ان کے لیئے جنت واجب ہے

(صحیح البخاری رقم الحدیث 2924)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب مسلمانوں نے پہلی بار امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بحری سفر کیا

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث 2776 سند صحیح)

صحابی رسول گواہی دے رہے ہیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی یہ جہاد کیا تھا اور سب سے صحیح ترین ہے یہ روایت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں اس کو کوئی شخص جھٹلا نہیں سکتا

1مام مہلب بن احمد بن ابی صفرہ الاسدی متوفی435ھ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

یہ حدیث سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں ہے کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے روم میں جہاد کیا تھا

(شرح ابن بطال ج5ص114 دارالکتب العلمیہ بیروت)

2امام اللاکلائی 418ھ فرماتے ہیں یہ روایت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں ہے

(شرح اصول اعتقاد اہلسنہ والجماعہ ص1257)

3امام بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ غزوہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہوا پھر امام مھلب کا قول لاتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں یہ فضیلت معاویہ ہے

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج14 ص87)

4امام کرمانی 893ھ فرماتے ہیں سمندری جہاد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہوا

(شرح بخاری الکرمانی کتاب الجہاد ص97)

5امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس حدیث میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ہے انہوں نے سمندری جہاد کیا

(فتح الباری شرح صحیح البخاری ج6ص102)

6 شیخ محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی اور شیخ عبدالستار الحمد یہ جہاد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہوا تھا

(فیض الباری ج4ص152)

(ہداۃ القاری ج5ص44)

7 شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پہلا سمندری جہاد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پرچم تلے ہوا تھا

(نعم الباری شرح صحیح بخاری ج5ص653)

اس کے علاوہ بھی محدثین کا کلام موجود ہے کہ یہ روایت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں ہے اس سے یہ شبہ اگر پیدا ہو کہ امام بخاری اس کو فضائل معاویہ کے باب میں کیوں نہیں لیکر آئے تو اس کا سادہ سا جواب ہے اس میں ام حرام اور باقی صحابہ کرام علیہم الرضوان جو موجود ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں. واللہ اعلم

کاتب وحی

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں یہ سمجھا کہ آپ میرے لیئے تشریف لائے ہیں لہذا میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا تو آپ ﷺ نے میری کمر پر تھپکی دی اور فرمایا جاؤ معاویہ کو بلا کر لاؤ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحی لکھا کرتے تھے.

(دلائل النبوۃ للبیھقی ج6ص243) سند صحیح

اس روایت میں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہونے کے ساتھ رشتہ دار بھی ہیں کاتب قرآن بھی ہیں واہ کیا مرتبہ پایا ہے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لیئے نبی کریم علیہ السلام کبھی آپ کو امین کہتے کبھی

حساب و کتاب کا علم کہنے والے کہتے کبھی ہادی کہتے کبھی مہدی کہتے. آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہﷺ کے ساتھ عرصہ تو کم گزارا لیکن مقام بہت حاصل کرلیا آگے آئے گا

اسی طرح کی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے اس میں الفاظ ہیں اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے (صحیح مسلم رقم6678)

یہ الفاظ بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں ہیں

عبداللہ بن جعفر بن فارس اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں جو لوگ قیامت میں بھوکے ہونگے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار نہ ہوگا کیونکہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا جو جس قدر سیر ہوگا بروز قیامت اتنا ہی بھوکا ہوگا

(مسند ابی داؤد طیالسی ج4 حدیث 2869)

محدث ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

یہ روایت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں ہے

(تطہیر الجنان اللسان ص747)

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

یہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دعا ہے

(شرح صحیح مسلم کتاب الآداب ص614)

امام الحافظ ابی الفضل عیاض بن موسی بن عیاض 544ھ فرماتے ہیں

یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے دعا ہے

(شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض المسمی اکمال المعلم بفوائد مسلم ج5ص75)

امام الحافظ ابی العباس احمد بن عمر بن ابراہیم القرطبی656ھ فرماتے ہیں

یہ حدیث سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں آئی ہے

(المفھمہ لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم ج6ص588)

علی بن آدم بن موسیٰ الولوی لکھتے ہیں

اس حدیث کے تحت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دعا کے مستحق تھے اور یہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں ہے

(البحر المحیط الثجاج فی شرح صحیح مسلم ج40ص718)

موسی شاهین لاشین فرماتے ہیں یہ حدیث سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں آئی ہے

(فتح المنعم شرح صحیح مسلم ج10ص85)

محمد الامین بن عبداللہ الدارمی العلوی الهرری الشافعی فرماتے ہیں

یہ روایت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں ہ

شرح صحیح مسلم المسمی الکوکب الوهاج و والروض البهاج فی شرح صحیح مسلم الحجاج

(جز24ص41پ

علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث فضائل معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے

(شرح صحیح مسلم ج7ص214کتاب البرواصلہ فرید بک سٹال)

ان اقوال سے معلوم ہوا یہ حدیث فضائل معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے لیکن اس میں ایک راوی ہے عمران بن ابی عطاء ابوحمزہ القصاب الاسدی التیمی الکوفی الواسطی یہ حدیث میں غلطی کھا جاتا تھا اور ضعیف بھی تھا مجھے معلوم ہوتا ہے یہ لااشبع اللہ والے

الفاظ اسی نے غلطی کھائی اور آگے بڑھا دیئے ہم اس پر محدثین کے اقوال پیش کرتے ہیں

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں

یہ راوی ہے تو صدوق لیکن صاحب اوہام راوی ہے

(تقریب التہذیب)

امام حلبی کہتے ہیں

صدوق ہے لیکن غلطی کھا جاتا تھا

(الکاشف)

امام ابوداؤد فرماتے ہیں

یہ اتنے پائے کا نہیں اور ضعیف راوی ہے

(تھذیب التھزیب)

امام ابوزرعہ امام ابوحاتم

اسے ضعیف کہتے تھے (تحریر تقریب التہذیب)

امام عقیلی کہتے ہیں

اس کی احادیث کی متابعت نہیں کی گئی

(المغنی للضعفاء)

ان حواالاجات سے معلوم ہوا کہ یہ راوی صاحب اوہام ہونے کے ساتھ ساتھ اس پر ضعیف ہونے کی جروحات بھی ہیں باقی اگر کوئی کہے کہ یہ روایت صحیح ہے تو پھر اس طرح بھی ہمارا مدعا صاف ہے کہ یہ بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں ہےاور اس پر پورا باب قائم کروں گا جس میں دلائل دوں گا سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب وحی ہونے کے

شہروں میں حکومت عطا فرما

حضرت سیدنا مسلمہ بن مخلد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سرکار مدینہﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم شہروں میں حکومت عطا فرما اور عذاب سے بچا

(سبل الهدیٰ والرشاد سیرت خیرُالعباد مترجم ج9. 10باب22ص786)

(فضائل الصحابہ رقم الحدیث 11750اسناد حسن لغیرہ)

رسول اللہﷺ کی یہ پیشن گوئی اور دعا سچ ثابت ہوئی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً 20سال تک حکومت کی جس سے آپ نے بہت سے علاقے فتح کیئے آگے آئے گا اس میں ہمارے ملک پاکستان کے کے علاقاجات بھی موجود ہیں

معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوں گے

حضرت سیدنا رویم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورﷺ کے پاس ایک اعرابی [3] آیا اور کہنے لگا یارسول اللہﷺ مجھ سے کشتی لڑیئے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر کہا میں تم سے کشتی لڑوں گا نبی کریمﷺ نے فرمایا معاویہ ہرگز مغلوب نہیں ہوگا اور حضرت معاویہ پاک نے اس اعرابی کو پچھاڑ دیا

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج50اسناد حسن لغیرہ ان شاءاللہ)

(کنزالعمال ج12ص317بحوالہ الدیلمی عن ابن عباس)

یہی وجہ تھی کہ جب مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان قصاص عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے جنگ ہوئی تو ان میں سے کسی کو شکست نہ ہوئی اور جنگ بے نتیجہ ختم ہوگئ

معاویہ عدل و انصاف کرنا

ایک دن سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہﷺ کو وضو کروا رہے تھے تو آپﷺ نے آپ کو سر اٹھا کر دو مرتبہ دیکھا اور فرمایا اے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر تجھے کوئی ذمہ داری سونپی جائے تو اللہ عزوجل سے ڈرنا اور عدل کرنا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریمﷺ کے اس فرمان کے سبب مجھے آزمائش میں مبتلاء ہونے کا یقین ہوگیا اور آخر کار میں اس آزمائش میں مبتلا ہوگیا

(مسند احمد حدیث معاویہ بن ابی سفیان ج7رقم الحدیث 117)

(مجمع الزوائد ج9ص357رجال الصحیح)

(مسند ابی یعلیٰ سند صحیح)

(مختصر تطھیر الجنان ص57)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہﷺ کی پیشگوئی صحیح ثابت ہوئی اور حسنین و کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے خلافت کا سہرا سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر سجا دیا اورآپ نے بڑے احسن انداز سے اپنی حکومت کو نبھایا اور عدل و انصاف سے کام لیا اوربے شمار علاقے فتح کیئے اللہ آپ پر رحم فرمائے آمین

اللہ کا معاویہ پر فخر فرمانا

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں کہ نبیﷺ ایک حلقے کے پاس تشریف لائے تو حضورﷺ نے پوچھا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو انہوں نے عرض کی اللہ نے اپنے دین کی طرف جو ہماری رہنمائی کی اورآپ کے زریعے جو ہم پر احسان کیا ہے اس پر ہم اللہ کی حمد بیان کررہے ہیں اور دعا کے لیئے بیٹھے ہیں حضورﷺ نے دریافت کیا خدا کی قسم تم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو انہوں نے عرض کی اللہ کی قسم ہم اسی وجہ سے بیٹھے ہیں

رسول اللہﷺ فرماتے ہیں جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا اللہ فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کررہا ہے

(شرح سنن نسائی ج6ص48مترجم حدیث صحیح)

اس حدیث پاک میں بھی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ہے اور بڑی فضیلت ہے اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا ہے

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر

رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دو بڑے گروہ آپس میں نہیں لڑی گے جبکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا پھر ان دونوں کے درمیان سے ایک تیسرا گروہ نکلے گا ان دونوں میں جو حق کے زیادہ قریب ہوگا وہ اسے قتل کرے گا

(صحیح مسلم شریف ج6ص745رقم الحدیث ق1064سند صحیح)

(مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث 12367سند صحیح)

اس حدیث میں بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت روز روشن کی طرح عیاں ہے رسول اللہﷺ آپ کو حق کے قریب فرما رہے ہیں اور کسی کا حق پر ہونا بھی فضیلت کے زمرے میں آتا ہے

میں رسول اللہ سسرالی عزیز اور کاتب ہوں

عبداللہ بن بریدہ ثقہ علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ کچھ لوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے جو اللہ کا ذکر کررہے تھے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم لوگوں کو وہی خوشخبری سناؤں جو اللہ و رسول نے تم جیسے لوگوں کے بارے میں سنائی تھی تم کسی ایسے شخص کے بارے میں نہیں پاؤ گے جیسے مجھے نبی کریمﷺ کی بارگاہ میں قدرو منزلت حاصل تھی اس کے باوجود میں نے نبی کریمﷺ سے تھوڑی احادیث نقل کی ہیں میں نبی کریمﷺ کا سسرالی عزیز ہوں میں آپﷺ کا کاتب ہوں میں آپﷺ کے لیئے پلان تیار کرتا تھا ایک مرتبہ حضورﷺنے کچھ لوگوں کو فرمایا اللہ فرشتوں کے سامنے تم لوگوں پر فخر کا اظہار کررہا ہے

(کتاب الشریعۃ للآجری رقم الحدیث 2005سند صحیح)

سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرا جو لوگ ان سے بغض رکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنا رشتہ دار بنایا اپنا کاتب بنایا اور آجکل کے جاہلوں کا منہ بند کردیا لیکن ان کو اب بھی شرم نہیں آتی اتنی پاک ہستی پر زبان دراز کرتے نظر آتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہے اللہ ہمیں ان سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

معاویہ کو علم حلم سے بھر دے

حضرت سیدنا وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے معاویہ تیرا کونسا حصہ مجھ سے ملا ہوا ہے انہوں نے عرض کی پیٹ حضور ﷺ نے دعا کی اے اللہ اس کو علم اور حلم سے بھر دے

(التاریخ الکبیر للبخاری ج8ص180رقم الحدیث 2624)

(الشریعۃ للآجری ج3ص564سند حسن ان شاءاللہ العزیز)

حضورﷺ کا معاویہ سے رشتہ ختم نہ ہوگا

اکرمﷺ کے ساتھ رہاہوں میں نے نبی اکرمﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن ہر رشتہ و نسب منطقع ہو جائے گا البتہ میرے رشتہ اور میرے نسب کا معاملہ مختلف ہوگا

(الشریعۃ للآجری سند صحیح)

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد رقم الحدیث 15090سند صحیح)

اس میں بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت مروی ہے کہ ہر قیامت کے دن ہر رشتہ ختم ہوجائے گا لیکن نبی کریمﷺ کا معاملہ مختلف رہے گا

معاویہ کی خلافت رحمت والی ہوگی

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دین کی ابتداء رحمت بھری نبوت سے ہوئی۔ پھر رحمت والی خلافت ہو گی پھررحمت بھری بادشاہت آئے گی

(المعجم الکبیرللطبرانی: حدیث 11138 و سندہ صحیح)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت و بادشاہت دونوں ہی رحمت بھری تھیں اور اس سے نبی پاک علیہ السلام کی پیشن گوئی بھی سچ ثابت ہوئی اور یہ فضیلت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوئی کہ سب سے پہلے اسلام کے بادشاہ آپ ہی بنے تھے یہ فضیلت کسی صحابی کو بھی حاصل نہیں الحمدللہ

معاویہ قلم دوات لیکر آؤ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورﷺنے مجھے ارشاد فرمایا اے معاویہ دوات کو رکھ دے قلم کو علیحدہ کر البا کو سیدھا رکھ سین کو جدا کر اور میم کو گہرا کر

اللہ کو خوبصورت کر الرحمٰن کو لمبا کر رحیم کو عمدہ کر اور اپنا قلم اپنے دائیں کان میں یہ تجھے یاد دلائے گا

(ادب املاء والاستملاء رقم الحدیث 507رجال الصحیح من لم یسمع مکحول عن معاویہ)

(الدر المنثور للسیوطی ج1ص49)

اس کی ایک سند اور بھی ہے جو کہ موقوف ہے

(الجامع الاخلاق رقم557)

معاویہ قرآن کا امین ہے

حضرت جبرائیل علیہ السلام حضورﷺکی بارگاہ میں تشریف لائے اور عرض کی اے نبیﷺ معاویہ کو نصیحت کریں کیونکہ وہ قرآن پاک کا امین ہے اور بہت اچھا امین ہے

(مجمع الزوائد 15922)

(معجم الاوسط رقم الحدیث 3902)

(مجمع البحرین رقم3901)

(محمد بن فطر ولم اعرفہ علی بن سعید الرازی لین و بقیہ رجال الصحیح اسناد ضعیف)

اس سے ملتے جلتے متن کی ایک اور سند سے روایت موجود ہے جو ہم بیان کر دیتے ہیں

معاویہ امین اور محفوظ ہے

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورﷺنے ارشاد فرمایا جب تم معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اس کو قبول کرو کیونکہ وہ امین ہے اور محفوظ ہے

(الاباطیل والمناکیر والصحاح المشاھیر کتاب الفضائل رقم191قال جوزقانی حدیث غریب)

اللہ و اس کا رسول معاویہ سے محبت کرتے ہیں

ایک روز نبی کریمﷺ سیدہ ام حبیبہ سلام اللہ علیہا کے ہاں تشریف لائے تو آپﷺ نے ام المؤمنین کو اپنے بھائی کے سر میں کنگھی کرتے دیکھا رسول اللہﷺنے ارشاد فرمایا کیا تم

معاویہ سے محبت کرتی ہو عرض کی یہ میرے بھائی ہیں میں ان سے محبت کیوں نہ کروں
گی آپﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ و رسول بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں

(مجمع الزوائد رقم الحدیث 15923اسناد ضعیف)

یہ جو چند احادیث ضعیفہ میں نے لکھی ہیں ان میں اتنا ضعف نہیں ہے ان شاءاللہ اور
ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں ضعیف روایات پر اجماع ہے کہ یہ فضائل میں مقبول ہیں
لیکن ان پر کچھ شرائط بھی ہیں حدیث سخت ضعیف نہ ہو صحیح طور سے نبیﷺ پر نسبت
وغیرہ نہ کی جائے باقی واللہ اعلم چنانچہ مقدمہ ابن صلاح میں ہے

ہاں وہ حدیث جس کے ضعف کو جمہور محدثین و فقہاء کرام تسلیم کرتے ہوں اس کے
حوالے سے جمہور کی رائے یہ ہے کہ ضعیف حدیث کو فضائل اعمال ترغیب و ترہیب
قصص مغازی وغیرہ میں دلیل بنایا جاسکتا ہے اور ان پر عمل کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ
حدیث ضعیف ہو موضوع نہ ہو اور اس کی اصل شریعت میں موجود ہو اور اس عمل کی
سنیت کا اعتقاد نہ رکھا جائے ابن مہدی امام احمد سے یہی منقول ہے

(مقدمہ ابن صلاح ج2ص308)

فاتح شام

حضورﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے آپﷺ سے ملک شام کا ذکر کیا گیا صحابی رسول نے عرض کی یارسول اللہﷺ ہم شام کو کیسے فتح کرسکتے ہیں وہ تو روم میں ہے آپﷺ نے اپنا عصا مبارک سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا اللہ اس کے زریعے کافی ہوگا

(سیر اعلام النبلاء ج3ص127ھذا مرسل قوی)

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج59ص92)

حافظ ابن عساکر اپنی تاریخ میں اس کی دو اسناد لیکر آئے لیکن دونوں ہی مرسل ہیں اور اس سے آپﷺ کی پیش کوئی بھی سچ ثابت ہوئی

سیدنا معاویہ پاک اہل بیت عظام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور محدثین کی نظر میں

معاویہ کی امارات کو ناپسند مت کرو

سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں

لوگو آپ لوگ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گورنری کو ناپسند مت کرو اگر آپ نے انہیں کھودیا تو دیکھو گے جیسے حنظل کا پھل اپنے درخت سے ٹوٹ کر گرتا ہے

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم3715 سند حسن)

اس میں راوی ہے مجالد بن سعید یہ حسن درجے کا راوی ہے کیونکہ محدثین سے اس کی تعدیل بھی مروی ہے

1امام عجلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ جائز الحدیث اور حسن الحدیث ہے

(تاریخ الثقات عجلی رقم1537)

2امام ابن شاھین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ ثقہ ہے

(تاریخ الثقات شاھین رقم1372)

3امام نسائی فرماتے ہیں یہ ثقہ ہے

(تھذیب اکمال للمزی رقم5780)

4امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں یہ ثقہ ہے

(المعرفتہ و التاریخ)

5امام ابن عدی کہتے ہیں اس کی امام شعبی سے احادیث صالح ہوتی ہیں

(سیر اعلام النبلاء ج6ص285)

5امام ذھبی فرماتے ہیں یہ مشہور اور اہل حدیث کا ماہر ہے تاہم اس میں کمزوری پائی جاتی ہے

(میزان الاعتدال ترجمہ مجالد)

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں مجالد کا حال الاجلح راوی جو ثقہ ہے اس سے بہتر ہے6

(المعرفہ و التاریخ)

امام سفیان کہتے ہیں ان کے بارے کلام ہے لیکن یہ ثقہ ہے

2

میری اور معاویہ کی مغفرت فرما

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اے اللہ ان کی بھی مغفرت فرما اور میری بھی مغفرت فرما (اہل شام یعنی معاویہ)

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم3919سند صحیح)

3

معاویہ اور میرا لشکر دونوں جنتی ہیں

جنگ صفین میں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم

فرماتے ہیں

کے ساتھ تھا نماز کا وقت آگیا ہم نے بھی اذان دی مخالفوں

نے بھی اذان دی ہم نے بھی اقامت کہی انہوں نے بھی اقامت کہی ہم نے بھی نماز

پڑھی انہوں نے بھی نماز پڑھی

پھر میں واپس پلٹا تو ہمارے درمیان جنگ جاری تھی جب

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس ہوئے تو میں نے

عرض کی ہماری طرف سے قتل ہونے والے اور اُن کی طرف

سے قتل ہونے والوں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں

تو فرمایا ہماری طرف سے اور ان کی طرف سے جو شخص

اللہ کی رضا کی خاطر یا آخرت کی خاطر قتل ہوا وہ جنتی ہیں

{سنن سعید بن منصور القسم الثانی من المجلد الثالث رقم2968 }

للشواہد بالقوی

معاویہ اور ان کا گروہ جنتی

اصحاب علی نے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جو سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گروہ میں شہید ہوئے توآپ نے فرمایا وہ مومن ہیں

(تعظیم قدر الصلاۃ)

5

معاویہ بھی حق پر ہم بھی حق پر شیعہ کتاب

امام جعفر صادق اپنے والد امام باقر سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے مدمقابل کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ہم انہیں کافر قرار دے کر جنگ نہیں لڑرہے اور نہ ہی اس لیئے لڑرے رہے ہیں کہ وہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں بلکہ ہمارے مطابق ہم حق پر ہیں اور ان کے خیال کے مطابق وہ حق پر ہیں

(قرب الاسناد للحمیری باب احادیث متفقہ ص93رقم 313 مطبوعہ مؤسہ آل بیت احیا التراث بیروت سند صحیح)

اس روایت سے معلوم ہوا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے نزدیک سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گروہ حق پر تھا یہ مسئلہ صرف قصاص عثمان پر مبنی تھا جو کہ بعد میں حل ہوگیا

6

لمبی عمر عطا فرما

ام المومنین سیدنا ام حبیبہ سلام اللہ علیہا نے

ایک مرتبہ دعا مانگی اے اللہ میرے شوہر نبی کریم ﷺ اور میرے والد ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرے بھائی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ مدت دراز تک مجھ پر رکھ یہ سن کر نبی پاک صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اللہ سے دعا تو کی مگر ایسی مدتوں کے لئیے جو پہلے متعین ہوچکی ہیں

(صحیح مسلم ج3ص760کتاب القدر مترجم)

اس سے روایت سے یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوگئ اگر نبی کریم ﷺ کو کوئی مسئلہ ہوتا ان دو پاک ہستیوں سے تو وہ ضرور یہ کہتے اے حبیبہ تم ان کے بارے میں

دعا کررہی ہو جو میرے لیئے میرے دین کے لیئے مسئلہ ہیں لیکن ایسا بالکل نہیں کہا آپﷺ نے کیونکہ ان کو بھی یہ بات معلوم تھی یہ دونوں شخصیات اسلام کے لیئے کتنی خاص ہیں

7

معاویہ کی اطاعت کرنا

امام حسن رضی اللہ عنہ نے سرداران عراق کو مدائن شہر کے محل میں جمع کروایا اور پھر خطاب کرتے ہوئے یہ فرمایا تم نے مجھ سے اس بات پر بیعت کی ہے کہ میں جس سے صلح کروں گا تم بھی اس سے صلح کرو گے اور میں جس سے جنگ کروں گا تم اس سے جنگ کرنا میں نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرلی ہے لہذا تم بھی ان سنو اور ان کی اطاعت کرو

(المعرفہ و التاریخ ج3ص410. ت العمری سند صحیح)

(الاصابہ ابن حجر ج2ص73 عسقلانی)

8

معاویہ سے بڑھ کر کوئی نہیں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اقتدار کے لیئے موزوں شخص کوئی نہیں دیکھا

(السنہ للخلال رقم637اسند صحیح)

9

اللہ معاویہ کو نفع عطا فرمائے

سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا بلاشبہ اگر تم لوگ عیب تلاش کرنے لگ جاؤ تو انہیں بگاڑ دے گا یا تو ان کے قریب ہوجائے گا یا ان میں فساد برپا کردے گا

سیدنا ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ وہ کلمات ہیں جو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہﷺ سے سنے تھے اللہ ان کے بدلے انہیں نفع عطا فرمائے

(سنن ابی داؤد رقم الحدیث 4244قال البانی سند صحیح 4888)

10

معاویہ عرب کا کسری ہیں

خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب کے کسری ہیں

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج59ص115سند حسن)

11

معاویہ نے سنت پر عمل کیا

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک رکعت وتر پڑھنے پر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنت پر عمل کیا ہے

(مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص512سند حسن للشواہد)

12

معاویہ سے شان و شوکت والا کون

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر تھے لیکن میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر شان و شوکت والا کوئی نہی دیکھا

(السنہ للخلال اسناد صحیح)

13

معاویہ بہت بلند رتبے والا ہے

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم قریش کے نوجوان اور اس کے سرادر بیٹے کو مزمت کے لیئے بلایا جو غصے میں ہنستا رہتا ہے اور ہمیشہ راضی رہتا اور کبھی ناراض نہیں ہوتا جو چیز اس کے سر پر ہوں اسے ہر شخص اس کے قدموں میں لیتا تھا یعنی وہ بہت بلند مقام و مرتبہ ولا تھا

(مختصر تاریخ دمشق ج25 ص18)

14

صحابی رسول کے ساتھ حسن سلوک

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورﷺنے زمین کا ایک ٹکڑا خریدا اور انہیں عاشت کیا اور سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس بھیجا تاکہ وہ اس حصے کی نشاندہی کرسکیں راستے میں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیں میں نے کہا تم بادشاہ کے پیچھے نہیں بیٹھ سکتے انہوں نے کہا پھر اپنے جوتے ہی مجھے دے دو میں نے کہا اونٹنی کے سائے میں ہی چلو جب سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے اور میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے تخت پر بیٹھا لیا اور مزکورہ واقعہ یاد کروایا وہ کہتے ہیں اس وقت میں نے سوچا کاش میں انہیں اپنے آگے سوار کرلیتا

(مسند احمد بن حنبل ج9وائل بن حجر رقم7093مترجم سند صحیح)

اللہ قربان جاؤں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہ اتنا کچھ ہونے سہنے کے باوجود صحابی رسول کی اتنی تعظیم فرمائی اور اپنے پاس بیٹھایا عزت بخشی

15

معاویہ کا رعب و دبدبہ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تم قیصرو کسریٰ اور کے رعب و دبدبہ کی بات کرتے ہو جبکہ تمھارے پاس معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہیں

(تاریخ الطبری ج4ص39 سند صحیح طحاوی)

16

معاویہ کے پاس چلے جانا

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے بعد اختلاف سے بچنا اگر پھر بھی تم نے اتحاد کرلیا تو سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلے جانا

(الصواعق المحرقہ)

17

حضرت مغیرہ بن شعبہ کا واقعہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا حضورﷺجب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات کہتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں کہتے ہیں میں نے دیکھا برسرِ منبر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو یہ کلمات کہنے کا حکم دیتے ہوئے سنا وہ لوگوں کو یہ کلمات سکھا رہے تھے

(مسند احمد بن حنبل سند صحیح)

18

امیر المؤمنین آپ پر سلامتی ہو

حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے خط لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ کے نام زید بن ثابت کی طرف سے امیر

المومنین آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ابابعد

(کتاب الادب المفرد للبخاری حدیث 1122سند حسن)

19

عاقلان عرب چار ہیں

حضرت سیدنا امام شعبی فرماتے ہیں عاقلان عرب چار ہیں ان میں سب سے اول سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

(تاریخ الخلفاء ص249رجال الثقات)

20

حلم و بردباری

پھر امام شعبی قبیعہ سے روایت کرتے ہیں میں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں رہا ہوں میں نے حلم کے اعتبار سے زیادہ حلم والا کوئی نہیں دیکھا اور نہ ہی کوئی بردباری والا دیکھا

(مجمع الزوائد رقم5001)

(سیر اعلام النبلاء ج3ص153)

21

مسلمانوں کے پہلے بادشاہ

امام ابن العربی فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے پہلے بادشاہ ہیں اور مسلمانوں کے سب سے بہتر بادشاہ ہیں

(شرح العقیدہ الطحاویہ)

22

سب سے بہتر بادشاہ

امام الطحاوی الحنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے پہلے بادشاہ ہیں اور مسلمانوں کے تمام بادشاہوں میں بہتر ہیں اور خلیفہ برحق ہیں

(شرح العقیدہ الطحاویہ ص617)

23

معاویہ کو کسی پر قیاس نہیں کیا جاسکتا

حماد بن اسامہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جب سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کا ذکر ہوا تو کہا نبیﷺ کے صحابہ کو کسی پر قیاس نہیں کیاجاسکتا

(السنہ للخلال رقم662)

(الشریعۃ للآجری باب فضائل معاویہ سند صحیح)

24

معاویہ افضل ہیں

امام عمران بن فضیل الازدی فرماتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہیں

(السنہ للخلال رقم664سند صحیح)

25

معاویہ مہدی ہیں

امام قتادہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اگر تم معاویہ کی صحبت میں رہتے تو تم میں اکثر کہتے یہی مہدی ہیں

(السنہ للخلال رقم668)

26

معاویہ مہدی ہیں

امام سلیمان بن مھران الاعمش فرماتے ہیں اگر تم معاویہ کو دیکھتے تو کہتے یہی مھدی ہیں

(المعجم الکبیر للطبرانی رقم681سند حسن)

27

معاویہ کی مثل کوئی نہیں

امام اسحاق السبیعی فرماتے ہیں میں نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثل کسی کو نہیں دیکھا

(السنہ رقم610سند صحیح)

28

معاویہ نے کبھی رسول اللہ پر جھوٹ نہیں بولا

امام ابن سرین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا

(السنہ رقم676اسناد صحیح)

(تاریخ دمشق لابن عساکر سند صحیح)

29

اللہ معاویہ پر رحم فرمائے

محدث ابو ثور بن خالد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اللہ پاک معاویہ بن ابی سفیان پر رحم فرمائے

(کتاب السنہ للحرب رقم490)

30

حضرت سیدنا علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جب تک حق ظاہر تھا (یعنی سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیات تھے) اُس وقت تک سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پیروکار تھے اور جب تک حق غائب ہوگیا تو تلوار اٹھائی اور 72تن شہید کروا دیئے.

اور جب یزید پلید کا ذکر کیا تو فرمایا اللہ اس کو رسوا کرے لیکن. ساتھ ہی لکھ دیا اس کی ذمہ داری ان کے والد محترم سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نہیں سونپی جاسکتی کیونکہ اس نے جو کچھ کیا وہ خود اس کا ذمہ دار ہے نہ کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(کشف المحجوب فارسی ص78)

31

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف پیر گیارہویں والے رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ جن باتوں میں صحابہ کرام علیھم الرضوان کے درمیان اختلافات ہوئے ہیں ان سے زبان کو روکا جائے اور ان کے فضائل و محاسن بیان کیئے

جائیں اور ان کے درمیان جو اختلافات ہوئے ان کو اللہ کے سپرد کرنا واجب ہے اور فرمایا سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بالکل صحیح ہے جب امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان کے سپرد کردی

(غنیۃ الطالبین مترجم ص165. 167)

ان تمام اقوال سے معلوم ہوا قرآن و سنت کے علاوہ بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کتنا بلند مقام ہے ابھی اس حوالے سے بے شمار کتب میں ان کی تعریفات موجود ہیں لیکن یہ صرف مختصراً ہی بیان کی ہیں اللہ پاک ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین ثم آمین

حضرت معاویہ خال المومنین اور حسنین و کریمین سے محبت

کچھ لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خال المؤمنین کیوں کہا جاتا ہے اور کیا کسی محدث نے ان کو خال المومنین کہا اس حوالے سے بھی کثیر حوالاجات موجود ہیں لیکن چند پر اکتفا کروں گا اب کوئی یہ کہے کہ کسی اور صحابی کو جو خال المومنین کہلانے کے حقدار ہیں ان کو کیوں نہیں کہا جاتا تم ہم کہتے ہیں اس میں ذرا سی بھی قباحت نہیں جس کو بھی یہ مقام حاصل ہے اسے ضرور خال المؤمنین کہنا چاہیئے اصل میں تکلیف ہی ان سب کو یہ ہے کہ سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیوں اس لقب سے نوازا جاتا ہے بھئ اللہ نے ان کو یہ مقام دیا ہے تو کوئی ایر گیرا اس کو زیر نہیں کرسکتا اب آتے ہیں اپنے اصل مدعے کی طرف جن جن محدثین نے ان کو خال المومنین کہا ہے سب سے پہلے

1

امام عدی بن مسافر شامی الھنکاری 555یہ 557ھ

فرماتے ہیں حضرت سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مومنین کے ماموں ہیں سواری پر سوار ہونے والے اللہ کی وحی کے کاتب اور امین رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیئے جنت کی گواہی دی اور جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو ان سے راضی تھے

(اعتقاد اہل السنہ و الجماعہ رقم22)

2

امام ابوالقاسم علی بن حسن ابن ھبۃ اللہ بن عبداللہ الشافعی ابن عساکر

571ھ فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مومنوں کے ماموں ہیں اور کاتب وحی ہیں

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج59ص55)

3

مشھور تابعی امام حکم بن ہشام علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

ان سے پوچھا گیا آپ کا کیا خیال ہے سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں

انہوں نے کہا وہ ہر مومن کے ماموں ہیں

(تاریخ الثقات للعجلی رقم318)

4

امام شیخ الحنابلہ قاضی ابو یعلیٰ ابن الفراء فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خال المؤمنین ہیں

(کتاب الاعتقاد ص48)

5

امام ابن قدامہ مقدسی الحنبلی 620ھ

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خال المؤمنین ہیں

(لمعتہ الاعتقاد ص85)

6

امام شمس الدین الذھبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

ام حبیبہ کو خاص طور پر اپنے بھائی کی حالت میں عزت اور عظمت حاصل تھی اور اس میں ان کے مقام کی وجہ سے انہیں مومنین کے ماموں کہا جاتا تھا

(سیر اعلام النبلاء ج2ص222)

(مسند اسحاق بن راھویہ ج4ص29مسند امہات المؤمنین)

7

امام ابن العربی المالکی 543ھ فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خال المؤمنین یعنی مومنوں کے ماموں ہیں

(العواصم من القواصم ص219. 220مکتبہ السنہ)

8

امام محمد بن زکریا بن علی الطحاوی

معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مومنوں کے ماموں ہیں

(رد الغادیہ عن الوقیعۃ فی خال المؤمنین ص6)

9

مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مومنوں کے ماموں ہیں

(خطبات محرم ص266)

(مثنوی شریف)

10

محدث اعظم امام احمد بن حنبل 241ھ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مومنوں کے ماموں ہیں کیونکہ انکی بہن سیدہ ام حبیبہ سلام اللہ علیہا کا نکاح نبی کریمﷺ سے ہوا تھا

(السنۃ للخلال رقم658سند صحیح)

11

حضرت خواجہ شام نظام الدین تونسوی 1385ھ فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے ماموں جان ہیں اور ان کی شان میں گستاخی کرنا بدخصلت انسان کا کام ہے

(کتاب کا نام=آپ کے ارشادات ص212)

مسلمانان اہلسنہ ان تمام حوالاجات سے معلوم ہوا سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مومنوں کا ماموں کہنا محدثین کے اقوال سے ثابت ہے نہ کہ ہم جیسے عام آدمی اور جب اتنی بڑی بڑی ہستیاں ان کو اپنا ماموں جان مان رہی ہیں تو اس میں ہمیں کوئی حرج نہیں ہونی چاہیئے بس اتنا ہی کہوں گا

حضرت معاویہ پاک امام حسین سے محبت

محمد بن عبداللہ بن ابویعقوب بیان کرتے ہیں حضرت سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتے تو یہ کہتے تھے اے اللہ کے رسولﷺ کے

صاحبزادے آپ کو خوش آمدید ہے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تین لاکھ دینار کا حکم دیا اسی طرح جب وہ ابن زبیر سے ملے تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول کے چچازاد آپکو خوش آمدید پھر سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ایک لاکھ درہم عطا کیئے

(الشریعۃ للآجری رقم2016سند صحیح)

حسن و حسین سے محبت

جب سیدنا حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ہمراہ وفد کی صورت میں سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں کو گلے لگا لیا ان کو بوسہ دیا

(الشریعۃ للآجری رقم2016سند صحیح)

مدح حضرت معاویہ بزبان امام جعفر و امام حسن و حسین و عقیل کا تحائف قبول کرنا

امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اپنے والد امام باقر سے کہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آئے عراق اور کچھ طلب کی غرض سے درخواست کی تو مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کو وہ شے نہ دی اور کہا کہ اس شخص کے پاس جائیں جو آپکی ضرورت پوری کرے گا پھر وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے جن پر اللہ رحمت کرے تو انہوں نے ان کو عطا کیا

(الشریعۃ للآجری رقم1662سند صحیح)

ایک اور روایت موجود ہے اسی حوالے سے

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں امام باقر سے کہ امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحائف قبول کرتے تھے

(الشریعۃ للآجری رجال الثقات)

ان روایات سے معلوم ہوا سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کتنی محبت تھی اس کے علاوہ بھی روایات موجود ہیں لیکن ان پر ہی اکتفا کیا ہے لیکن کچھ بغض و حسد میں جلے لوگ اتنی پاک ہستی پر الزام تراشی کرتے نہیں باز آتے اللہ انہیں ہدایت دے آمین

کاتب وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی بھی ہیں اس حوالے سے بہت سے احمقوں کے پیٹ میں مروڑ اُٹھتی ہے کہ جی ان کا کاتب وحی ہونا ثابت نہیں ہم فضائل معاویہ کے باب میں وہ روایات درج کر آئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا معاویہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی بھی تھے اور دوسرے خطوط وغیرہ بھی لکھتے تھے حالانکہ جس طرح سیدنا معاویہ کے متعلق آتا ہے کہ یہ کاتب وحی تھے اس طرح کسی دوسرے صحابی کے بارے میں نہیں آتا سوائے سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس لیئے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کاتب وحی ہونا الحمدللہ تواتر سے ثابت ہے

1

امام معافی بن عمران 185ھ علیہ الرحمہ

آپ فرماتے ہیں سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی آپ کے سالے آپ کے کاتب اور اللہ کی وحی کے سلسلے میں آپ کے امین ہیں

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج59ص208سند حسن)

2

امام ابوبکر محمد بن حسین آجری بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

اللہ پاک سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے آپ اللہ کے حکم سے وحی الہی قرآن پاک لکھا کرتے تھے

(الشریعۃ للآجری کتاب الفضائل معاویہ ج5ص2431)

3

امام ابوالقاسم علی بن حسن ابن ھبۃ اللہ بن عبداللہ بن عبداللہ الشافعی ابن عساکر571ھ فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے امین ہیں اور خال المؤمنین ہیں

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج59ص55)

4

امام ابن قدامہ المقدسی الحنبلي 620ھ فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام مومنوں کے ماموں جان ہیں

(لمعۃ الاعتقاد ص85)

5

امام محمد بن محمد الغزالی الشافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المؤمنین کاتب وحی ہیں

(احیاء العلوم مترجم ج2ص)

6

علی بن حزم الاندلسی فرماتے ہیں

رسول اللہ ﷺ کے کاتبین میں ابوبکر و عمر و عثمان و علی و معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تھے

(جوامع السیرہ و خمس رسائل آخری ص27دار المعارف)

7

امام سرخسی الحنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی امیر المؤمنین و کبار صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے ہیں

(کتاب المبسوط ص48)

8

صحابی رسول عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے

(مجمع الزوائد رقم الحدیث 15924 اسناد حسن)

9

علامۃ العراق ابوالمعالی محمود الشکری الآلوسی 1346ھ فرماتے ہیں

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول جلیل القدر صحابی ہیں اور آپ کے بے شمار مناقب ہیں آپ مجتہد ہیں اور وحی لکھا کرتے تھے

(صب العذاب ص432)

10

امام محمد بن زکریا بن علی القطحانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی قرآن اور خال المؤمنین ہیں

(درد المعاد عن الوقیعۃ فی خال المؤمنین معاویہ ص6)

11

محدث اعظم سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں

(السنہ للخلال رقم 659سند صحیح)

12

طاہر الحسین بن منصور بن محمد بن یعقوب

سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں

(تاریخ دمشق ج59 ص212)

13

حافظ ابن کثیر الدمشقی لکھتے ہیں

حاصل کلام یہ ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہﷺ کے کاتبان وحی میں سے تھے

(تاریخ ابن کثیر ج6ص158)

14

امام ابن جریر طبری 310ھ فرماتے ہیں

بیان کیا گیا ہے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کبھی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپﷺ کے لیئے کتابت کیا کرتے تھے اور ان کے علاوہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہ خدمت سرانجام دیتے تھے

(تاریخ طبری ج2حصہ1ص387)

15

امام المحدث شیخ الحنابلہ قاضی ابی یعلیٰ ابن الفراء

سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی رب العالمین ہیں

(کتاب الاعتقاد ص43)

16

محقق محمد بن عبدالرحمن الخمیس لکھتے ہیں

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی تھے

(اعتقاد اہل السنہ اصحاب الحدیث ص255)

17

موسی شاھین الاشین فرماتے ہیں

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی تھے

(فتح المنعم شرح صحیح مسلم ج10ص85دار الشرف)

18

محقق دکتر عبدالقدوس راجی لکھتے ہیں

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کاتب وحی ہونا تواتر سے ثابت ہے

(معاویہ بن ابی سفیان شاگرد مکتب نبوت وحی ص10)

19

شیخ محمد محمد الصلابی فرماتے ہیں

سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں

(معاویہ بن ابی سفیان شخصیت و عصرہ ص31)

20

شیعوں کا محقق القمی لکھتا ہے

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں

(معانی الاخبار ص346)

21

شیعہ مورخ طباطبا عرف ابن الطقطقی لکھتا ہے

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہﷺ کے سامنے وحی لکھا کرتے تھے

(تاریخ الفخری ص165)

اس حوالے سے روافض کا اعتراض بھی دفن ہوا

اور ان تمام حوالوں سے معلوم ہوا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہﷺ کی وحی
لکھا کرتے تھے اور اس میں امیں بھی تھے اللہ پاک ان رحمت فرمائے اور ان کے صدقے
ہماری بخشش فرمائے آمین ثم آمین

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراضات کے جوابات

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مظلوم شخصیت ہیں جن پر لوگوں نے بے شمار اعتراضات کر رکھے ہیں جو کہ بے بنیاد جھوٹ کا پلندہ ہونے کے علاوہ کچھ نہیں جو ان شاءاللہ آگے ان سب اعتراضات کے جوابات تسلی بخش دیئے جائیں گے مختصر کرتے ہوئے

لفظِ بغاوت اور سیدنا معاویہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا مفہوماً اے عمار تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا

(صحیح بخاری و صحیح مسلم 2812)

سب نے اصل مدعا ہی اس روایت کو بنایا ہوا ہے جو ان شاءاللہ آگے آئے گا ہم بغاوت کے معنیٰ بیان کرنے سے پہلے چند گزارشات احادیث کی روشنی میں پیش کرنا چاہیں گے

اسی طرح ایک روایت میں موجود ہے

نبی ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے میرا یہ بیٹا حسن رضی اللہ عنہ سردار ہے شاید اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کروائے گا

(صحیح البخاری کتاب الصلح حدیث 2704)

دوسری روایت ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورﷺنے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں تفریق کے بعد ایک فرقہ پیدا ہوگا اور مسلمانوں کی دو جماعتوں کے جو زیادہ قریب ہوگا وو اُس کو قتل کرے گا

(شرح صحیح مسلم ج2ص993کتاب الزکوۃ حدیث صحیح)

تیسری روایت میں آتا ہے

نبی کریمﷺ نے حجتہ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تم پر افسوس ہے تم میرے بعد کافر نہ ہوجانا اور ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو

(صحیح مسلم ج1 حدیث 225حدیث صحیح)

چوتھی روایت میں آتا ہے

عدیسہ کہتی ہیں میرے والد کے پاس علی رضی اللہ عنہ آئے اور ان کو اپنے ساتھ لڑائی کے لیے نکلنے کو کہا، ان سے میرے والد نے کہا: میرے دوست اور آپ کے چچا زاد بھائی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے وصیت کی کہ "جب لوگوں میں اختلاف ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنا لوں"، لہٰذا میں نے بنا لی ہے، اگر آپ چاہیں تو اسے لے کر آپ کے ساتھ نکلوں، عدیسہ کہتی ہیں: چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو چھوڑ دیا

(جامع الترمذی رقم2203 حدیث صحیح)

پانچوں روایت میں آتا ہے

ابوکامل فضیل بن حسین جحدری نے مجھے حدیث بیان کی ، کہا : ہمیں حماد بن زید نے ایوب اور یونس سے حدیث بیان کی ، انھوں نے حسن سے اور انھوں نے احنف بن قیس سے روایت کی ، انھوں نے کہا : میں (گھر سے) اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل ہونے) کے ارادے سے نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے ۔ انھوں نے پوچھا : احنف ! کہاں کا ارادہ ہے ؟ کہا : میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عم زاد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصرت کرنا چاہتا ہوں ۔ کہا : تو انھوں نے

مجھ سے کہا : احنف ! لوٹ جاؤ ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا ، آپ فرما رہے تھے :'' جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواروں کے ساتھ آمنے سامنے آ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں (جہنم کی) آگ میں ہوں گے ۔'' کہا : تو میں نے عرض کی --- یا کہا گیا ---: اللہ کے رسول ! یہ تو قاتل ہوا (لیکن) مقتول کا یہ حال کیوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا :'' اس نے (بھی) اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا

(صحیح مسلم رقم7252)

پھر چھٹی روایت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، نبی ﷺ نے فرمایا :'' مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے

(سنن ابن ماجہ رقم3940 حدیث صحیح)

ساتویں روایت

حضرت ابوبردہ رحمہ اللہ سے روایت ہے ، انھوں نے کہا : میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے بیان کیا : بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تھا :'' عنقریب فتنہ ، افتراق اور اختلاف (رونما) ہو گا ۔ جب یہ صورت حال پیش آئے تو
اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر چڑھ جانا اور اسے (پہاڑ کے پتھروں پر) مار کر توڑ دینا ۔ پھر
گھر میں بیٹھ رہنا حتی کہ تجھ تک کوئی گناہ گار ہاتھ پہنچ جائے یا فیصلہ کر دینے والی موت
آ جائے ۔''

(محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :) تحقیقی فتنہ واقع ہو چکا اور میں نے
وہی کچھ کیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ۔

(سنن ابن ماجہ رقم3962 صحیح)

آٹھویں حدیث

میں نے حرملہ کو دیکھا تھا ۔ حرملہ نے بیان کیا کہ مجھے اسامہ نے علی رضی اللہ عنہ کے
پاس بھیجا اور مجھ سے کہا ، اس وقت تم سے علی رضی اللہ عنہ پوچھیں گے کہ تمہارے
ساتھی (اسامہ رضی اللہ عنہ) جنگ جمل و صفین سے کیوں پیچھے رہ گئے تھے تو ان سے
کہنا کہ انھوں نے آپ سے کہا ہے کہ اگر آپ شیر کے منہ میں ہوں تب بھی میں اس
میں بھی آپ کے ساتھ رہوں لیکن یہ معاملہ ہی ایسا ہے یعنی مسلمانوں کی آپس کی جنگ

تو (اس میں شرکت صحیح) نہیں معلوم ہوئی (حرملہ کہتے ہیں کہ) چنانچہ انہوں نے کوئی چیز نہیں دی ۔ پھر میں حسن ، حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انہوں نے میری سواری پر اتنا مال لدوا دیا جتنا کہ اونٹ اٹھا نہ سکتا تھا ۔

(صحیح البخاری رقم7110)

نویں حدیث

میں ابومسعود ، ابوموسیٰ اور عمار رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ سے کہا ہمارے ساتھ والے جتنے لوگ ہیں میں اگر چاہوں تو تمہارے سوا ان میں سے ہر ایک کا کچھ نہ کچھ عیب بیان کر سکتا ہوں ۔ (لیکن تم ایک بے عیب ہو) اور جب سے تم نے آنحضرت ﷺ کی صحبت اختیار کی ، میں نے کوئی عیب کا کام تمہارا نہیں دیکھا ۔ ایک یہی عیب کا کام دیکھتا ہوں ، تم اس دور میں یعنی لوگوں کو جنگ کے لیے اٹھانے میں جلدی کر رہے ہو ۔ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا ابومسعود رضی اللہ عنہ تم سے اور تمہارے ساتھی ابوموسیٰ اشعری سے جب سے تم دونوں نے آنحضرت ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے کوئی عیب کا کام اس سے زیادہ نہیں دیکھا جو تم دونوں اس کام میں دیر کر رہے ہو ۔ اس پر ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اور

وہ مالدار آدمی تھے کہ اے غلام ! دو حلے لاؤ ۔ چنانچہ انہوں نے ایک حلہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا اور دوسرا عمار رضی اللہ عنہ کو اور کہا کہ آپ دونوں بھائی کپڑے پہن کر جمعہ پڑھنے چلیں ۔

(صحیح البخاری 7106)

دسویں حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی ۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریزی ہو گی ۔ حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو

(صحیح البخاری 7121)

یہ جو دس 10 احادیث ہم نے پیش کی ہیں ان احادیث سے صاف نظر آرہا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور الاحق ہیں مسلمان اور عظیم جلیل القدر مجتہد ہیں پہلے ہم باغیہ والی روایت کا جائزہ لیتے ہیں سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے والا مجہول شخص تھا جس کا کوئی اتہ پتہ نہیں کیونک سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گروہ میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

قاتلین شامل تھے ہمیں قوی امید ہے کہ ان میں سے ہی کسی شخص نے سیدنا عمار بن یاسر کو شہید کیا ہوگا ہمیں بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں جی اس پر اجماع ہے کہ عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے گروہ نے شہید کیا جب صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اس پر اجماع نہیں ہوا جب اس دور میں کسی صحابی نے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق باغی ہونے کا اشارہ نہیں کیا تابعین تبع تابعین نے نہیں کہا تو پھر باقیوں کو بھی کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ اتنی بڑی ہستی کے متعلق یہ الفاظ دہرائیں جو کہ ان کی شان شان نہیں۔ بلکہ مستدرک للحاکم میں صحیح روایت موجود ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلے جاؤ اور انہیں خوارج کے متعلق کوئی حدیث سناؤ تو مختصراً یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی عمار کو ایک باغی گروہ شہید کرے گا

(المستدرک للحاکم رقم 2653 سند صحیح)

اب یہاں تو واضح روایت موجود ہے کہ یہ روایت خوارج ہے متعلق ہے کیونکہ اس پر اور احادیث بھی شاھد ہیں جیسے اقرب الاحق والی عظیم مسلمان گروہ والی اور مختلف صحابہ کرام علیہم الرضوان کا دونوں کا ساتھ نہ دینے والی اب کوئی یہ کہے کہ اور اگر کوئی یہ کہے جی وہاں تو خوارج موجود نہیں تھے تو جناب موجود تھے باقدعدہ روایات میں بار بار لفظ

باغی آیا ہے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے والوں کے متعلق اور جس
طرح سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم پر سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ کے قتل کا الزام
نہیں جاتا اسی طرح سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا الزام سیدنا معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نہیں جاتا.

اسی طرح کچھ لوگ یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ جی یہ روایت شاذ ہے پہلی
بات یہ ہے کہ تقتلہ الفیئتۃ الباغیہ والی روایت مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے وہ آپ
مختلف کتب میں دیکھ سکتے ہیں یہاں صرف مختصراً ہی لکھ رہا ہوں دوسرا کسی محدث نے
15صدیوں سے ان الفاظ کو شاذ نہیں کہا. محدثین کے ہاں بھی اسی روایت قابل قبول ہے
دیکھیں الکنت ابن صلاح وغیرہ اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا یہ روایت سیدنا امیر معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نہیں ہے اور جو مسند احمد میں روایت ہے کہ سیدنا عمار
بن یاسر کے حوالے سے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تاویل کی تھی یہ روایت
ضعیف ہے عمرو بن حزم کا یہ دور پانا ثابت ہی نہیں کیونکہ وہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے دور میں ہی انتقال کرچکے تھے حوالہ پیش خدمت ہے

{معرفۃ الصحابہ لابی نعیم سند صحیح}

(الاسامی والکنی حاکم)

اس سے ثابت ہوا یہ روایت بھی فارغ ہے

لیکن پھر بھی کچھ احباب یہ کہیں کے جی محدثین نے لفظ بغاوت استعمال کیا حالانکہ اس
متعلق بھی اہلسنہ کا اختلاف ہے لیکن ہم پھر اس کا مکمل توڑ پیش کریں گے اور بتائیں
گے اگر لفظ باغی لگا بھی لیں جو کہ جائز نہیں تو پھر بھی یہ کوئی عیب نہیں کچھ محبت
غلو کی وجہ سے یہ بھی بولنا پسند نہیں کرتے بلکہ خود سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت موجود ہے کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور پھر خود ہی کہا اے اللہ ان
کی موت ہمارے ہاتھوں نہ کرنا (مسند ابی یعلیٰ رقم7326)

تو پھر کیسے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو شہید کرسکتے ہیں باقی واللہ اعلم اصل میں
اگر جو لفظ باغی لگاتے بھی ہیں میرا مقصد بھی اس پر مفصل کلام کرنا ہے اس لیئے لفظ
بغاوت پر بھی لکھ رہا ہوں وہ شرعی نہیں بلکہ عرفی ہے اور وہ بھی سیدنا امام حسن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنے تک اس کے اور بعد بالکل جائز نہیں ان پر یہ لفظ لگانا اور عرفی
بغاوت باعث ثواب ہے نہ کہ گناہ ورنہ یہی اعتراض سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم
پر آتا جنہوں نے بعد میں تحکیم کیوں کرلی یہی اعتراض امام حسن و امام حسین رضی اللہ

تعالیٰ عنہم اجمعین پر جاتا ہے کہ جو شرعی باغی تھا اس کو چھوڑ دیا اور باپ بیٹوں نے ان صلح کرلی اور پھر زندہ چھوڑ دیا اور ان کو مومن اور جنتی جیسے القابات سے نوازا جو ہم پیچھے بیان کر آئے ہیں بلکہ بعد میں تو ان کی محبت اور بھی گہری ہوگئ بلکہ خود رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عظیم مسلمان ہیں اوپر حدیث بیان کر آئے ہیں یہ خطاب بھی کمال کا ملا ہے آپ کو ورنہ رسول اللہﷺ باغی ظالم سرکش کہتے

آگے والی حدیث جو بیان کی ہے

کہ ان دونوں میں جو حق کے زیادہ قریب ہوگا وہی تیسرے گروہ خوارج کو. قتل کرے گا مجھے اس متعلق یہ افسوس ہوا چند ایک جو میں شروحات دیکھیں اس پر کوئی اتنا خاص کلام نہیں تھا ہاں حدیث عمار پر سب نے بڑھ چڑھ کر لکھا اصل میں اس روایت کا مطلب ہی یہی تھا کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم حق کے زیادہ قریب ہیں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق کے کم قریب ہیں یعنی دونوں ہی حق پر ہیں یعنی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گروہ باطل پر نہیں تھا جیسا کہ آجکل کے جہلاء مراد لیتے ہیں اور عام عوام کو چونا لگاتے ہیں یہ صرف ان کا بغض و حسد ہے اور اپنا دل بہلاتے رہتے ہیں

میرے نبیﷺ جن کو عظیم مسلمان کہیں حق کے قریب کہیں وہ کیسے باطل پر ہوسکتا ہے

میرے بعد کافر نہ ہوجانا؟

یہ روایت بالکل جنگ جمل و صفین کے متعلق نہیں لیکن جو جہلاء سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ک ف ر. تک کہ دیتے ہیں ان کو چاہیئے اک نظر ادھر بھی دھڑائیں کہ رسول اللہﷺ فرما رہے ہیں میرے بعد کافر نہ ہوجانا اور ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگ جانا یہاں تو کسی خاص گروہ کسی خاص بندے کا نام نہیں بلکہ سب کے بارے میں بتایا جارہا ہے اگر سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام جاتا ہے تو یہی الزام سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر ہی جاتا ہے حالانکہ ایسا بالکل نہیں بلکہ ان معاملہ اجتہاد پر مبنی تھا جس کے کافی قرائن موجود ہیں

جو باقی احادیث لکھی ہیں اس پر مختصراً یہی لکھوں گا

اگر یہ حق و باطل کی جنگ ہوتی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان ضرور مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بلانے پر جنگ کے لیئے نکلتے لیکن صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ایسا نہیں کیا اور وہ اپنے گھروں میں ہی موجود رہے اور اگر مولا. علی کرم اللہ وجہہ الکریم دوسروں کو باطل

یا پھر فاسق سمجھتے ہوتے باغی سمجھتے ہوتے تو ضرور ان کو ٹوکتے اور کہتے تم میرے ساتھ جنگ کے لیئے کیوں نہیں نکل رہے بلکہ ایسا کچھ نہیں کہا گیا اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہم ہر وقت تمام نیک ہستیوں کا ادب و احترام کرتے رہیں ان ے درمیان جو معاملات ہوئے ان کو اللہ کے سپرد کردیں اسی میں ہماری بھلائی ہے.

لفظ باغی پر تحقیق نعمانی

اب کچھ دوست یہ سوچیں گے اوپر سارا زور سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغی نہ ہونے پر لگا آئے ہیں اور پھر لفظ باغی پر گفتگو بھی لیکن ہم اوپر یہ بھی بیان کر آئے ہیں کہ کچھ احباب پھر بھی نہیں مانیں گے اور طرح طرح کی تاویلیں کریں گے اس لیئے ہم نے کوشش کی اس پر بھی لکھا جائے تاکہ تمام اعتراضات رفع ہوجائیں

اصل میں لفظ بغاوت کا معنیٰ طلب کرنا وغیرہ ہے اس کے اور بھی معنیٰ ہیں بغاوت شرعی بھی ہوتی ہے اور لغوی یعنی عرفی بھی ہوتی ہے شرعی وہ جو خوارج نے کی اور ان کو قتل کردیا گیا_ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصاص عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب

کررہے تھے اگر آپ شرعی لحاظ سے باغی ہوتے تو کبھی بھی مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم تحکیم نہ فرماتے اور نہ ہی امام حسن رضی اللہ عنہ ان کے ہاتھ پر بیعت کرکے حکومت ان کو سونپ دیتے اور ان کی اطاعت میں 20سال کا عرصہ گزار دیتے اب کچھ لوگ یہ اعتراض کرینگے کہ صلح حدیبیہ بھی تو ہوئی تھی تو صرف ان کی جہالت ہے سوائے اس کے کچھ نہیں صلح و بیعت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے ہم ایک حدیث پیش کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے سوائے اس کے جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال قراد دے (صحیح ابن حبان کتاب الصلح رقم5091سند حسن)

یہ اعتراض تو سیدھا رسول اللہ ﷺ کے نواسوں پر جاتا ہے کہ وہ ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں جو حلال و حرام کی تمیز نہیں رکھتا بس اتنا ہی لکھوں گا

اور جو لفظ باغی ہے وہ صرف امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت تک ہی محدود تھا آج کے دور میں یہ لفظ لگانا جائز نہیں ہاں جو سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی نہیں مانتے ان کا مؤقف بھی اپنی جگہ درست ہے

لفظ باغی کا مطلب طلب کرنا ہے

1

امام الفراھیدی فرماتے ہیں باغی کا مطلب طلب کرنا ہے (کتاب العین ص154

2

امام اصفہانی فرماتے ہیں باغی کا معنیٰ ہے کسی چیز کا طلب کرنا حد تجاوز کرنا

(مفردات القرآن ج1ص129مترجم)

3

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں باغی کا معنی امام سے کسی چیز کا طلب کرنا ہے یعنی مطالبہ کرنا

(تھذیب الاسماءوالغات ج4ص31)

4

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں باغیہ سے مراد خروج کرنا اور تجاوز کرنا ہے

(شرح الشفاء قاضی ج2ص687)

5

امام الفیروز آبادی 817ھ نے لفظ باغی کے بہت سے معنیٰ بیان کیئے ہیں جس میں ایک لفظ بیان کیا طلب کرنا

(القاموس المحیط ص1263)

6

امام ابوشکور السالمی فرماتے ہیں امام سے کسی چیز کا طلب کرنا بغاوت ہے یعنی مطالبہ کرنا

(تمہید ابوشکور السالمی ص371 مترجم)

7

قاضی عبدالرزاق بھترالوی فرماتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حرام بغاوت کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ اس کا معنیٰ طلب کرنا ہے

(نجوم التحقیق ص157)

8

امام شیخ احمد رضا فرماتے ہیں بغیۃ کا مطلب طلب کرنا ہے

(متن اللغۃ معجم ج1ص32)

9

عبدالحفیظ بلیاوی فرماتے ہیں بغی کا مطلب کرنا بھی ہے

(مصباح الغات ص72)

10

تاج الفحول فرماتے ہیں لفظ باغی کا اطلاق درست ہے لیکن ان کی تعظیم و توقیر شرف صحابیت کی وجہ سے ضروری ہے (یعنی ان کے نزدیک بھی یہ بغاوت عرفی ہے نہ کہ شرعی)

یہ مختصراً معلوم ہوگیا کہ لفظ بغی کے مختلف معنیٰ ہیں اور اس میں ایک معنیٰ طلب کرنا بھی ہے جو کہ محدثین و علماء نے لیا ہے ہم اب آگے اور بھی اقوال بیان کرتے ہیں کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد باعث اجر بھی تھا بغی ہونے کے باوجود جو کے صرف صلح حسن تک محدود تھی اب کچھ اقوال اور آئیں گے جس میں لفظ بغیر استعمال ہوا ہے لیکن میں کوشش کررہا ہوں تھوڑی تھوڑی ہیڈنگ دیتا جاؤں

11

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں باغی سب معذور تھے اللہ ان سے راضی ہو اور سب اہل حق کا آپس میں اجماع ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے اگر بغاوت ہوئی ہو جب بھی انکی گواہی و روایات مقبول ہوں گی اور وہ سب عادل ہیں

(شرح صحیح مسلم ص149)

اس قول سے بھی واضح معلوم ہوگیا کہ یہ بغی عرفی تھا نہ کہ شرعی اگر شرعی ہوتا تو امام نووی عادل ہونے کا حکم نہ لگاتے

12

امام جوینی فرماتے ہیں امام برحق کے خلاف قتال کرنے والے اگرچہ باغی تھے مگر ان پہ حسن ظن رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس کی بغاوت اس بات کی متقاضی تھی کہ وہ بھلائی اور خیر چاہتے تھے اگرچہ ان سے خطاء (اجتہادی) سرزد ہوئی

(کتاب الارشاد ص332)

حالانکہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے خروج نہیں ہوا تھا بلکہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم خود لشکر لیکر ان کی طرف بڑھے تھے دیکھیں مصنف ابن ابی شیبہ

13

امام ابن دقیق العید702ھ فرماتے ہیں اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو کچھ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ہوا ان میں کذب باطل و مردود ہے انکی طرف توجہ نہ دیں اور ہم ان کی صحیح اور اچھی تاویل کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ثناء کی ہے

(عقیدہ امام المجتھد تقی الدین الاشعریص6)

14

عظیم محدث امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے درمیان جو اختلاف تھا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور یہ وجہ نہ تھی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکومت کے خواہشمند تھے اور اکابر علماء فرماتے ہیں جب مجتہد خطاء کرے تو ایک اجر کا مستحق ہے

(احیاء علوم الدین ج1ص212)

15

امام عبدالغنی حنفی فرماتے ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان جو معاملات ہوئے
وہاں سکوت لازم ہے کیونکہ وہ محض اجتہاد کی بنا پر تھا

(شرح العقیدہ الطحاویہ)

16

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں مفسرین و فقہاء کہتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی جو جنگیں سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ ہوئیں وہ صرف خطائے
اجتہادی کی بناء پر تھیں

(فتاویٰ عزیزی ص350)

17

امام ابو منصور ماتریدی السمرقندي 333ھ فرماتے ہیں سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے درمیان جو کچھ ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا اور حق مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف تھا اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خطاء اجتہادی تھی

(شرح فقہ الاکبر ابو منصور ماتریدی)

18

وحید الزماں قاسمی دیوبندی لکھتے ہیں لفظ باغی کے بہت سے معنیٰ استعمال ہوئے ہیں جس میں طلب کرنا زیادتی کرنا تلاش کرنا چاہنا خواہش کرنا حد سے تجاوز کرنا وغیرہ ہے

(القاموس الوحید لفظ بغی)

قارئین علمائے کرام کی عبارتوں سے معلوم ہوا لفظ بغاوت کا جو لوگ رونا رو رہے ہیں اور بغض و تعصب کی بنیاد پر طرح طرح کے معنیٰ لارہے ہیں یہ صرف طلب کرنا ہے اس کے سوا کچھ نہیں اور یہ بھی صرف سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک محدود ہے اس کے علاوہ بیان کرنا ہرگز گناہ ہے اب ہم آگے بیان کریں گے محدثین جنگ صفین کے بارے میں اپنا کیا عقیدہ رکھتے ہیں اس متعلق بے شمار کتب کے حوالاجات موجود ہیں لیکن ہم کچھ پر ہی اکتفا کریں گے

19

امام ابی یعلیٰ کے بیٹے محمد کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے درمیان جو ہوا اسکی وجہ سے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف فسق یا ظلم کہ نیت کرسکتے ہیں قاضی ابی یعلیٰ نے جواب دیا ہرگز نہیں کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجتہاد فرمایا تھا اس لیئے ان کی طرف یہ نسبت کرنا جائز نہیں

(تنزیہ خال المؤمنین معاویہ بن ابی سفیان)

20

امام عبدالوہاب الشعرانی 973ھ فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان عادل ہیں برابر ہے کہ کوئی بھی فتنوں میں ملوث ہوا جیسے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دور جمل اور واجب. ہے کہ ان پر حسن ظن رکھا جائے اور انہیں اس بارے میں اجتہاد پر محمول کرتے ہوئے ایسا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد ان ہی امور پر ہے اور ہر مجتہد درست ہے یا پھر ایک درست ہے اور خطا کرنے والا معزور بلکہ ماجور ہے

(الیواقیت والجواہر ص515بحث چوالیس)

21

امام ابی بکر الحنفی 370ھ فرماتے ہیں مولا علی و سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے درمیان جو کچھ ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم حق پر تھے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلطی پر تھے یعنی ان کی خطاء اجتہادی تھی

(شرح بدءالامالی ص297)

22

امام ابی الیسر محمد البزدوی حنفی فرماتے ہیں اکثر اہلسنت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام تھے اہل سنت کے قول کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد امام متغلب تھے اور اکثر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ان کی بیعت کی تھی

(کتاب الاصول الدین ص204للبزدوی)

23

امام کرمانی 280ھ فرماتے ہیں عقیدہ اہلسنت واضح بین اور ثابت شدہ ہے اور معروف ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے محاسن بیان کیئے جائیں اور انکے آپسی اختلافات و مشاجرات و مشاہیر بیان کرنے سے زبان بند رکھی جائے یعنی جو ان میں مشاجرات ہوئے جس شخص نے اصحاب رسول کو گالی دی یا ان میں سے کسی کو عیب لگایا یا تنقیص کی تو صحابہ پر ایسا عیب لگانے والا مبتدا رافضی خبیث ہے اللہ تعالیٰ ایسے کی نافرض نماز قبول کرتا ہے نہ نفل نماز بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے اور انکے لیئے دعا قربت کی اور انکی اقتداء وسیلہ ہے اور انکے آثار فضیلت ہے

(اجماع السلف الاعتقاد ص70)

24

امام اسماعیلی صاحب مستخرج علی بخاری 371ھ فرماتے ہیں سکوت لازم ہے جو کچھ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان ہوا اور قبیح تاویلوں سے زبان بند رکھی جائے اور جو کچھ ہوا صحابہ کے مابین اسکی تاویل اللہ کی طرف سونپی جائے یعنی اللہ کے سپرد معاملہ کیا جائے

(اعتقاد ائمۃ اھل الحدیث ص40الکف عن صحابہ)

25

امام قرطبی مالکی671ھ امام مازری536ھ کے مطابق صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان ہونے والے مشاجرات پر سکوت لازم ہے صحابہ مجتہد تھے اور بعض اپنے اجتہاد میں مصیب تھے بعض اجتہاد میں خطاء پر تھے

(آرا القرطبی و المعازری ص749)

26

امام ابن اصلاح 643ھ فرماتے ہیں تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عدالت اور خیر ہونے پر امت کا اتفاق ہے اسی طرح جو صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے اپنے دور کے فتنوں میں مبتلاء ہوئے انکی عدالت پر بھی قابل اعتماد علماء کا اجماع ہے یہ انکے ساتھ حسن ظن رکھنے اور ان کے ماثر کی طرف نظر کرنے کی بناء پر ہے اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے پر اجماع مقدر کردیا ہے اس لیئے صحابہ کرام دین کے ناقل اور پہچاننے والے ہیں

(علوم الحدیث ابن صلاح)

27

امام بربہاروی 369ھ فرماتے ہیں سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور علی رضی اللہ عنہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کے مابین جو جنگیں ہوئیں ان میں خاموشی لازم ہے

(شرح السنہ ص111)

28

امام جوینی فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی امامت کے منکر نہیں تھے بلکہ قصاص عثمان کا مطالبہ کررہے تھے یہ ان کی اجتہادی خطاء تھی اللہ ان سے راضی ہو

(لمع الادلہ فی قواعد اہل السنہ ص129)

29

امام قرطبی 671ھ فرماتے ہیں کسی بھی صحابی کی طرف قطعی طور پر خطاء کی نسبت کرنا جائز نہیں کیونکہ انھوں نے جو کچھ کیا اجتہاد پر مبنی تھا اور اللہ کے لیئے وہ سب صحابہ کرام ہمارے امام ہیں ہم پر فرض کہ مشاجرات پر اپنی زبان بند رکھیں

(الجامع الاحکام القرآن تحت سورہ حجر آیت 9ص382)

30

امام قوام السنہ 336ھ فرماتے ہیں حضرت معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان جو کچھ ہوا سلف کہتے ہیں کہ مشاجرات صحابہ کرام علیہم الرضوان پر خاموشی اختیار کی جائے

(الحجہ فی بیان الحجہ و شرح عقیدہ اہل السنہ ج2ص526)

31

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی 561ھ فرماتے ہیں پیر گیارہویں شریف والے فرماتے ہیں اہلسنت کا اتفاق ہے کہ جن باتوں میں صحابہ کرام علیھم الرضوان کا اختلاف ہے ان سے زبان کو روکا جائے صحابہ کرام کی بدگوئ سے زبان بند رکھا جائے ان کے فضائل و محاسن بیان کیئے جائیں اور ان کے معاملات خدا کے سپرد کیئے جائیں اور واجب ہے

(غنیۃ الطالبین مترجم ص167)

32

عمرو بن عبدالمنعم سلیم فرماتے ہیں صحابہ کرام علیھم الرضوان کے درمیان مشاجرات ہوئے
ان میں وہ مجتھد مخطی تھے اور جنھوں نے غلطی کی وہ ایک اجر کا مستحق ہے اہلسنت اور
سلف صالحین کا بھی یہی عقیدہ ہے

(الاحادیث النبویہ فی فضائل معاویہ بن ابی سفیان ص3)

33

امام الحرمین الجوینی 478ھ فرماتے ہیں امام کی شرائط میں سے اسکا اجتھاد سے ہونا ہے
یعنی (امام حسن کے بعد حضرت معاویہ کی امامت پر اجماع ہے معلوم ہوا حضرت معاویہ
مجتھد تھے ورنہ امام حسن ان کو کبھی خلافت نہ سونپتے)

(کتاب الارشاد ص327)

34

ابن حزم 456ھ ہم قطعی طور پر کہتے ہیں کہ حضرت علی صواب پر تھے انکی امامت صحیح
تھی وہ صاحب حق تھے انکے لیئے دو اجر ہیں ایک اجتھاد کا دوسرا اجتھاد میں مصیب ہونے

کا اجر اور ہم قطعی طور پر کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے ساتھی مخطی تھے مگر اجر دیئے گئے ایک اجر

(الفضل الملک والاھواء والنحل ج4)

35

امام قسطلانی 963ھ فرماتے ہیں لیکن حضرت معاویہ کا گروہ ماجور تھے کیونکہ جو تاویل انکے لیئے ظاہر تھی کیونکہ وہ مجتہد تھے وہ اسکے سبب یہ ظن رکھتے تھے کہ وہ جنت کیطرف بلارہے تھے جبکہ نفس الاسرار اسکے خلاف ہو لیکن ان پر کوئی ملامت نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے ظن کی پیروی کررہے ہیں اور مجتہد اگر صائب ہو تو اسے دو اجر ہیں اور اگر خطا کرے تو ایک اجر ہے

(الارشاد الساری شرح صحیح بخاری ج2ص108)

36

امام سفارینی فرماتے ہیں صحابہ کرام کے فضل کی وجہ سے انکے مابین جو کچھ ہوا اس میں غور خوض منع ہے جو کچھ ہوا اجتہاد کے سبب ہوا

(العقیدہ السفارینیہ ص89)

37

امام ابن رجب حنبلی 795ھ فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل کا مذہب ہے کہ سکوت لازم ہے

(فتح الباری فی شرح صحیح بخاری ص495 حنبلی)

38

امام نووی 676ھ فرماتے ہیں باغی (طلب کرنا) سب کے سب معزور ہیں اللہ ان سے راضی ہو اور سب اہل حق کا اجماع ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے اگر بغاوت ہوئی جب بھی انکی گواہی روایات مقبول ہیں اور وہ سب عادل ہیں

(شرح صحیح مسلم نووی ص149 فضائل صدیق اکبر)

پھر فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاضل عادل نجباء صحابہ میں تھے اور ان کے درمیان جو جنگیں ہوئیں اور سمجھتے تھے کہ وہ حق پر ہیں اور سب صحابہ عادل ہیں سب

صحابہ تاویل پر تھے اور جنگوں میں کوئی بھی عدالت سے نہیں نکلتا کیونکہ وہ مجتہد تھے اور

ان کا اختلاف ایسا ہی ہے جسے مسائل میں مجتہدین کا آپس میں اختلاف ہوتا ہے

(ایضاً)

39

امام سرخسی 483ھ فرماتے ہیں حضرت معاویہ مجتہد تھے اور ان کے بارے میں بولنا

درست نہیں

(المبسوط ج رابع عشرون ص48)

40

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی 1174ھ فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد

تھے کیونکہ وہ اپنے شبہ میں تاویل پکڑتے تھے

(الزالۃ الخلفاء ج4ص525)

41

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی 1422ھ فرماتے ہیں حضرت علی و معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے درمیان جو جنگیں ہوئیں وہ اجتہاد پر مبنی تھیں وہ سب مجتہد تھے اور اپنے آپ کو حق پر جانتے تھے مولا علی حق پر تھے اور امیر معاویہ کی خطاء اجتہادی تھی اس لیئے ہمارے لیئے مناسب نہیں کہ ہم امیر معاویہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں بدگمانی کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کنتم خیرامہ کا خطاب عطا فرمایا ہے

(تفہیم الباری شرح صحیح البخاری ص797)

42

فقہیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی 1367ھ فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجہتد تھے اور جب مجتہد کوئی خطا کرے تو کو مواخزہ نہیں

(خطابت محرم)

43

مفتی احمد یار خان نعیمی 1391ھ فرماتے ہیں ضروری ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی آپس کی جنگوں میں کچھ رائے نہ دیں نہ ان کو برا سمجھیں حق علی کی طرف تھا اور باقیوں کی خطاء تھی ان صحابہ کرام علیہم الرضوان سے اجتہادی غلطی کی بنا پر بغاوت ہوئی پھر جب امام حسن نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صلح کرلی تب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق ہوگئے یہی مذہب اہلسنت ہے

(امیر معاویہ پر ایک نظر)

44

قاضی ثناءاللہ پانی پتی 1225ھ فرماتے ہیں بہر حال اس معاملے میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجتہادی خطا ہوئی باغیوں کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر زیادتی مسلم تھی

(السیف المسلول)

45

امام سفارینی 1188ھ فرماتے ہیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد مخطی تھے

(کتاب لوامع الانوار و سواطع الاسرار الاثریہ ج2ص343)

46

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں مفسرین و فقہاء کا اتفاق ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو جنگیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئیں وہ صرف خطائے اجتہادی کی بنا پر تھیں

(فتاویٰ عزیزی ص350)

47

امام عبدالغنی الحنفی فرماتے ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان جو کچھ ہوا وہاں سکوت لازم ہے کیونکہ وہ محض اجتہاد کی بنا پر تھا

(شرح عقیدہ الطحاویہ)

48

امام ابن العز حنفی792ھ فرماتے ہیں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے پہلے اور سب سے بہترین بادشاہ ہیں

(شرح عقیدہ الطحاویہ)

49

امام ابن حجر عسقلانی 852ھ فرماتے ہیں اہل سنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان جو کچھ ہوا ان میں ایک فریق کو حق بجانب مان کر دوسرے کو لعن و تشنیع کرنا منع ہے کہ ان کا قتال صرف اجتہادی بنیاد پر تھا اللہ تعالیٰ نے ان کی اجتہادی خطائیں معاف فرمادی ہیں بلکہ اجتہاد والے کو ایک اجر اور درستگی والے کو دو اجر ملتے ہیں

(فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب الفتن ج13ص34)

50

امام بدرالدین عینی 855ھ فرماتے ہیں حق بات یہ ہے کہ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مابین ہونے والے مشاجرات پر زبان کو بند رکھا جائے ان سے حسن ظن رکھا جائے اور ان کے بارے میں تاویل کی جائے بے شک وہ تاویل کی بنا اجتہاد کرنے والے تھے نہ انہوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور نہ دنیا کو راضی کرنے کے لیئے ان میں سے کچھ اپنے اجتہاد میں خطا کرنے والے تھے اور کچھ حق تک پہنچنے والے تھے اور یقیناً اللہ نے فروع

میں اجتہاد کرکے خطا کرنے والے پر درستگی تک دور کررہا ہے اور حق بات تک پہنچنے والے کو دو اجر کردیا ہے

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب الایمان ص235)

51

امام علاءالدین علی بن ابراہیم المعروف بابن العارف 727ھ فرماتے ہیں ہم پر واجب ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان جو معاملات ہوئے اس سے اپنی زبانوں کو روکا جائے

(الاعتقاد الخاص من الشک والانتقاد فعل26ص 298)

52

شیخ الصوفی عدی بن مسافر شامی الھنکاری صاحب الاکرمات 555یا557ھ فرماتے ہیں اصحاب رسول کے درمیان جو معاملات ہوئے ان میں خاموشی اور ان کے فضائل و محاسن اور خاموشی جو ان کے درمیان معاملات ہوئے بے شک اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی ہے

(اعتقاد اہلسنۃ والجماعہ رقم25)

یہ ہم نے بشمول لفظ باغی کے معنیٰ کے تقریباً 52 حوالاجات آپ کی خدمت میں پیش
کردیئے ہیں حالانکہ ابھی اتنے حوالاجات موجود ہیں کہ ایک بہت بڑی ضیغم کتاب تشکیل
دی جاسکتی ہے اس میں تمام کو معلوم ہوگیا کہ لفظ بغہ کے مختلف معنیٰ ہے جس میں
طلب کرنا بھی جو کہ اصل میں یہی تھا کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصاص
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطالبہ کررہے تھے اور پھر محدثین عظام نے یہ بھی بتادیا
کہ آپ جلیل القدر صحابی رسول ہیں مجتہد ہیں عادل ہیں اور ایک اجر کے مستحق ہیں اس
لئیے ان پر طعن و تشنیع کرنا مختلف طرح کے حربے استعمال کرنا یہ صرف جہالت پر مبنی
ہے. سوائے اس کے کچھ نہیں اور جو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی نہیں
بھی مانتے شرعی تو ان کا اپنا مؤقف بھی درست ہے لیکن یہ بھی یاد رہے باغی کوئی
عیب نہیں اور اجتہادی خطا بھی کوئی عیب نہیں وہ تو کسی سے بھی ہوسکتی ہے جیسے
مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا مردوں کو زندہ جلانا وغیرہ

لفظ بغاوت پر مفصل گفتگو کے بعد ہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لگائے گئے مختلف اعتراضات کے جوابات مختصراً تحقیقاً پیش کرتے ہیں

1

سب سے بڑا اعتراض جو کیا جاتا ہے کہ معاویہ نام کا معنیٰ کیا ہے اس پر کتب لکھی جا کی ہیں رسائل کی صورت میں میں اس طرف نہیں جاؤں گا لیکن اُن صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نام پاک لکھ دیتا ہوں جن کے نام معاویہ تھے بلکہ مسجد بنو معاویہ کے نام پر تھی

پہلے فرد اہل بیت صحابی رسول معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ کعب لوی بن غالب القرشی الہاشمی ہیں

(تاریخ دمشق الکبیر ج61ص243رقم7512)

(طبقات ابن سعد مترجم ج3ص248)

(الملل والنحل ج1ص168)

یہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بھائی جعفر طیار کے پوتے اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کا نام ہے اب جو الزام سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی لگانے کی کوشش کرے وہی الزام سیدنا معاویہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لگائے

اس کے علاوہ اور بھی صحابہ کرام ہیں جن کے نام لکھنا یہاں مناسب سمجھوں گا

1معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ 2معاویہ بن جاہمۃ رضی اللہ عنہ 3معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ 4معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ 5معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ 6معاویہ بن سوید رضی اللہ عنہ 7معاویہ بن صعصہ رضی اللہ عنہ معاویہ بن عبداللہ ابوحمید رضی اللہ عنہ 8معاویہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ 9معاویہ بن عیاض رضی اللہ عنہ 10معاویہ بن قرمل رضی اللہ عنہ 1معاویہ بن لیثی رضی اللہ عنہ 12معاویہ بن محصن رضی اللہ عنہ 13معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ 14معاویہ بن نفیع رضی اللہ عنہ 15معاویہ بن اکثم رضی اللہ عنہ 16معاویہ بن انس السلمی رضی اللہ عنہ 17معاویہ بن حارث رضی اللہ عنہ 18معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ 19معاویہ بن الحزن رضی اللہ عنہ القرشی20معاویہ بن حکم السلمی رضی اللہ عنہ 21معاویہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ 22معاویہ بن عبادہ رضی اللہ عنہ 23معاویہ بن مفیت المزنی رضی اللہ عنہ 24معاویہ بن عمرو رضی اللہ عنہ 25معاویہ بن قرل محاربی رضی

اللہ عنہ 26معاویہ بن محصن رضی اللہ عنہ 26معاویہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ 27معاویہ بن نفیع رضی اللہ عنہ 28معاویہ الثقی رضی اللہ عنہ 28معاویہ بن العزری رضی اللہ عنہ 29معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ 30معاویہ الھزنی رضی اللہ عنہ 31حضرت نوفل کے والد معاویہ رضی اللہ عنہ

یہ 35 صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں جن کے نام معاویہ ہیں تو اگر ان کے ناموں میں کوئی خرابی ہوتی تو آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ان ناموں کو تبدیل کروا دیتے جس طرح آپکی عادت مبارکہ تھی.

(اسد الغابہ.)

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ)

2

کیا جاریہ بن قدامہ نے کتیا کہا

ایک روایت بڑے دھڑلے سے بیان کی جاتی ہے کہ معاذاللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انھوں نے کتیا کہا ان کا نام لیکر تاریخ الخلفاء للسیوطی میں یہ روایت بغیر سند کے

موکود ہے لیکن اس کی مکمل سند تہذیب الکمال میں موجود ہے ہم صرف یہاں پر راوی پر جو جروحات ہیں وہ دکھائیں گے اس روایت ہو گھڑنے والا راوی محمد بن سعید بن حسان بن قیس القرشی الاسدی ہے اور یہ کذاب راوی ہے امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے امام بخاری نے اس کی روایات کو ترک کردیا تھا احمد بن صالح کہتے ہیں اس نے چار ہزار حدیثیں گھڑی تھیں

(تھذیب التھذیب رقم6982)

(تھذیب الکمال فی اسماء الرجال رقم6566)

3

امیر معاویہ کے لکھے گئے خط کی حقیقت

یہ واقعہ بہت ہی طویل ہے اس کی پوری سند تاریخ دمشق لابن عساکر میں موجود ہے روافض جو اعتراض کرتے ہیں اور ان الفاظ کو اپنے مطلب پر لیتے ہیں وہ لکھ دیتا ہوں متن کا مختصراً حصہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے امام عادل وفادار اور صدیق اکبر مولا علی کی طرف آؤ

اس میں راوی ہے عباس بن بکار ضبي بصری امام دارقطنی فرماتے ہیں یہ کذاب ہے

امام عقیلی فرماتے ہیں اس کی روایات میں وہم اور منکر ہونا غالب ہے امام ابن حجر

عسقلانی نے بھی اس کو برقرار رکھا

امام ذھبی فرماتے ہیں یہ رافضی تھا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق بغض رکھنے

میں مشہور تھا

(میزان الاعتدال رقم4165)

(لسان المیزان رقم572)

(میزان الاعتدال رقم170)

اقوال محدثین سے معلوم ہوا یہ روایت موضوع ہے

4

کیا سیدنا معاویہ نے بغض علی کی وجہ سے تلبیہ چھوڑ دیا تھا

سعید بن جبیر فرماتے ہیں ہم میدان عرفات میں حضرت ابن عباس کے ساتھ تھے تو

انہوں نے مجھے کہا اے سعید کیا وجہ ہے مجھے لوگوں کے تلبیہ کہنے کی آواز نہیں آرہی میں

نے کہا وہ حضرت معاویہ سے ڈرتے ہیں ابن عباس نے کہا اللھم لبیک لوگوں نے مولا علی کی وجہ سے تلبیہ کہنا چھوڑ دیا ہے

قارئین سند کی طرف جانے سے پہلے دیکھ لیں متن ہی نکارت سے بھرا ہے اور ضروری نہیں صرف سند ہی خراب ہوتی ہے بلکہ کئ بار تو متن میں بھی اضطراب پایا جاتا ہے تلبیہ کیسے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی سنت ہوسکتا ہے یہ تو رسول اللہﷺ کی سنت مبارکہ ہے دوسرا ابن عباس جب باہر نکلے تو یہ کہتے سب باہر نکلو اور تلبیہ کہو بلکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاتے اور پوچھتے آپ نے لوگوں کو ڈرایا ہے کہ یہ تلبیہ نہ پڑھیں حالانکہ ابن عباس معاویہ کی طرف جانے سے گریز کررہے اب آتے ہیں اس راوی کی طرف

خالد بن مخلد قطوانی کوفی اصل میں متن میں نکارت بھی یہی ہے اور سند میں بھی

امام ابوداؤد فرماتے ہیں صدوق ہے لیکن اس میں تشیع پایا جاتا تھا (تھذیب الکمال للمزی رقم1602)

امام ابوحاتم فرماتے ہیں اس کی نقل کردہ روایات کو نوٹ نہیں کیا جائے گا (میزان الاعتدال رقم2466)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سے منکر روایات منقول ہیں (تھذیب الکمال فی اسماء الرجال رقم1671)

امام ابن سعد کہتے ہیں یہ منکر الحدیث اور انتہاء پسند شیعہ تھا (ایضاً)

امام جوزجانی فرماتے ہیں یہ اپنے مذہب کی وجہ سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو برا بھلا کہتا تھا

اس سے معلوم ہوا یہ روایت سند اور متن دونوں اعتبار سے ضعیف ہے

5

کیا سیدنا معاویہ سیدنا عثمان غنی کو قاتل کروانا چاہتے تھے

یہ روایت المعرفۃ الرجل میں موجود ہے اس روایت میں ابن لھیہ راوی ہے جو مدلس ہے اور عن سے روایت کررہا ہے دوسرا یہ کہ یہ روایت مرسل ہے یزید بن ابی حبیب کی وجہ سے اس لیئے یہ روایت ضعیف ہے

6

کیا امام حسین نے حضرت معاویہ کو فتنہ قرار دیا

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے خط لکھا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہ مجھے تیرا خط ملا ہے تم نے جو باتیں لکھیں ہیں ان میں سے میں کسی پر بات نہیں کرنا چاہتا پھر آگے لکھتے ہیں تم نے خط لکھا کسی فتنے میں نہ پڑھ جاؤں تو میرے علم کے مطابق آس سے بڑھ کر فتنہ کوئی نہیں تیرے جیسا آدمی امت کا سردار بن گیا

(تہذیب الکمال ص349 سند موضوع)

اس میں راوی ہے لوط بن یحییٰ یہ جھوٹا راوی ہے

امام ابن عدی365ھ فرماتے ہیں یہ شیعہ ہے امام ابوحاتم فرماتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے

(الجرح والتعدیل لابن حاتم ج7ص182)

امام دارقطنی فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں یہ ثقہ نہیں اور یہ کوئی شے نہیں امام ابن عدی فرماتے ہیں یہ شیعہ رہے اور جلنے والا شخص ہے اس نے تاریخی روایات نقل کی ہیں

(میزان الاعتدال ج5ص486)

7

کیا حافظ ابن کثیر نے حضرت معاویہ کو ناصبی لکھا تھا

یہ قصیدہ البدایہ النہایہ میں سند کے بغیر موجود ہے اور امام ابن کثیر خود اس سے متفق نہیں تھے حافظ ابن کثیر کے نزدیک اگر بالفرض مان لیا جائے ایسا ہوتا تو وہ کبھی سیدنا معاویہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ لکھتے ان کے فضائل بیان نہ کرتے ہیں نہ انہیں عادل کھتے پہلا مسلمان بادشاہ نہ کہتے

8

امام عبدالرزاق کی طرف منسوب روایت کا رد

امام عبدالرزاق نے کہا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر سے ہماری مجالس کو گندہ مت کرو

(سیر اعلام النبلاء. میزان الاعتدال ج2ص610)

یہاں یہ بات لکھتا چلوں کہ عبدالرزاق کی سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کیا حیثیت ہے کہ وہ اتنے جلیل القدر صحابی کے بارے میں اس طرح کی بات کرسکتے

ہیں لیکن میں پر امید ہوں کہ ایسا بالکل نہیں کیونکہ اس کی سند کا پہلا راوی احمد بن بکیر الحضرمی ہے جو کہ مجہول ہے یعنی اس کا کوئی اتا پتہ نہیں یہ کون. ہے دوسرا راوی محمد بن اسحاق بن یزید البصری یہ جوٹھا راوی ہے امام ابوحاتم فرماتے ہیں یہ کذاب ہے

(الجرح والتعدیل لابن حاتم رقم1100)

9

کیا امیر معاویہ کے چار باپ تھے معاذاللہ

یہ روایت ربیع الابرار و نصوص الاخبار نامی کتاب میں موجود ہے اس کتاب کا مصنف خود فاسق العقیدہ تھا باقی اس کتاب کے حاشیے میں ہی موجود ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان عظیم ہے یعنی یہ روایت جوٹھی ہے

(ص551)

10

امام اعظم ابو حنیفہ کی طرف منسوب روایت کی حقیقت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر ہم اس وقت جنگ میں ہوتے تو سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ساتھ دیتے

(التمہید ابو الشکور السلمی سند ضعیف)

سب سے پہلے اس کا متن ہی اس کے جھوٹے ہونے پر کافی ہے کیونکہ جنگ صفین میں اجلہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ایسے تھے جنہوں نے اس پر شرکت نہیں کی تھی اور ان کے پاس نبیﷺ کے فرامین موجود تھے جو ہم اوپر لفظ بغاوت پر لکھ آئے ہیں دوسرا اس روایت میں ایک راوی ہے سلم بن سالم البلخی جو کہ ضعیف ہے امام ابوزرعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس کی نوٹ کردہ حدیث کو لکھا نہیں جائے گا امام ابو حاتم فرماتے ہیں یہ سچا نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے

(میزان الاعتدال رقم3374)

11

امام مالک کے نزدیک خوارج کا گروہ تاویل پر تھا

امام مالک کی یہاں پر خطا ہے کیونکہ صحیح بخاری میں روایت ہے حضورﷺنے ارشاد میرا بیٹیا سردار ہے جو دو مسلمان گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا (صحیح بخاری)

امام حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں اس میں رد ہے خوراج کا وہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گروہ کی تکفیر کرتے تھے لیکن حضورﷺ کے فرمان سے یہ دونوں قطعی مسلمان ہیں(فتح الباری شرح صحیح البخاری) علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ فرماتے صحیح یہ ہے کہ خوارج کافر تھے اور اگر یہ امام مالک کا یہ مسلک ہے تو یہ ان کی خطا ہے جو اللہ معاف فرمائے (نعم الباری شرح صحیح البخاری)

12

سیدنا معاویہ پر عید کی اذان ایجاد کرنے کا الزام

سعید بن المسیب کہتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے عید کا اذان ایجاد کی

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم36905 سند ضعیف)

یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے امام شمس الدین الذھبی فرماتے ہیں یہ ہے تو ثقہ لیکن تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور یہ جب خاموش حدثنی کے الفاظ بولے گا تو پھر اس کی حدیث پر عمل کیا جائے گا

(میزان الاعتدال رقم6870)

امام علی بن مدینی فرماتے ہیں قتادہ کی عن والی روایت سعید بن مسیب سے شدید ترین ہے

(تھذیب التھزیب رقم6502)

13

صلح حسن کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ کو کہنا کہ اس نے میرا حق چھین لیا ہے

اے لوگوں میرے اور میرے بھائی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ زمین و آسمان میں ڈھونڈنے کو نہیں ملے گا جس کا نانا رسول ہو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا حق چھین لیا ہے

(انساب الاشراف ج4ص288سند ضعیف)

عباس بن هشام عن ابیہ عن عدہ عن رجل القریش قال اس میں عباس مجہول ہے مجھے اس کے کہیں بھی حالات نہیں ملے دوسرا قریش کا کوئی مرد اس کو بیان کررہا ہے پتہ نہیں وہ کون ہے اس لیئے یہ روایت بھی باطل ٹھہری

14

سیدہ ام سلمہ کا حضرت معاویہ کی بیعت کو گمراہ کہنا

یعنی جب بسر بن ارطا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت لینے کے لیئے آئے تو ام المومنین نے فرمایا جابر یہ گمراہی کی بیعت ہے

سعید بن محمد ثنا یعقوب بن ابراہیم ثنا ابی عن محمد بن اسحاق یسار ثنی ابو نعیم وھب بن کسان مولی الزبیر انہ جابر بن عبداللہ یقول

(التاریخ الصفیرہ ص141)

اس میں راوی ہے محمد بن اسحاق بن یسار یہ مدلس ہے اور عن سے روایت کررہا ہے امام ابوزرعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ صدوق ہے لیکن ضعیف ہے اور مجہول راویوں سے تدلیس کرتا تھا (کتاب المدلسین ص81)

امام جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں یہ مدلس ہے (اسماء المدلسین ص28)

یہ چوتھے طبقے کا راوی ہے اور اس کی عن والی روایت ضعیف ہے اس میں بھی تشیع پایا جاتا تھا

(تقریب التہذیب ترجمہ محمد)

15

حضرت عمار بن یاسر کا اپنے مخالفین کو باطل پر کہنا

اخبرنا فضل بن دکین موسی بن قیس الحضرمی عن سلمہ بن کھیل قال عمار رضی اللہ تعالٰی عنہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں

(الطبقات الکبریٰ ج3ص238 سند ضعیف للانقطاع)

اس میں پہلا راوی ہے فضل بن دکین ابوِنعیم یہ ثقہ ہے لیکن اس میں تشیع پایا جاتا تھا

(میزان الاعتدال رقم6725)

اور جو دوسرا راوی ہے موسی بن قیس یہ بھی ثقہ ہے لیکن تشیع اس میں بھی تھا

اصل مدعہ ہے سلمہ بن کھیل کا کیونک اس کا سماع سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہیں جس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف و منقطع ہے یہ 47ھ کو پیدا ہوا اور صفین 37ھ کو ہوئی اس وقت تو یہ پیدا بھی نہیں ہوا تھا تو اس نے یہ روایت کیسے سن لی

(تھذیب الکمال فی اسماء الرجال رقم2500)

16

کیا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی مسجد بنانا جائز نہیں

امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس عطار قادری صاحب نے مسجد معاویہ بنانے کا اعلان کیا تو بہت ساروں کے پیٹ میں مروڑ اٹھا اور طرح طرح کے الزامات لگانا شروع کردیئے حالانکہ نبیﷺ نے معاویہ نامی مسجد میں اپنی ظاہری حیات کے اندر نماز ادا فرمائی اور طویل دعا کی

(صحیح مسلم ج3ص622کتاب الفتن)

17

سب و شتم کی حقیقت

قارئین میں نے کئ علماء کو ٹیلی ویژن پر بیٹھ کر یہ کہتے ہوئے سنا کہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو لوگ 60سال تک ممبروں پر گالیاں نکالتے رہے حالانکہ ایسا بالکل نہیں اور نہ ہی ایسا ہوتا تھانے اس طرح کی تمام روایات ضعیف و بے بنیاد ہیں. لیکن یہ بات یاد رکھ لیں ان کا سارا مدعا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ہر کوئی ان پر الزام لگاتا نظر آتا ہے جو صحابی رسولﷺ پر بہت بڑا بہتان ہے لیکن بیگانے تو بیگانے سہی اپنوں نے بھی طعن کا نشانہ بنانا شروع کیا اور بغیر کسی دلیل کے صحابی رسول پر بہتان لگانا شروع کردیئے ہاں یہ بغض و عناد ہوسکتا ہے لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بے مثال حیات کے اندر سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو کبھی برا بھلا نہیں کہا اور نہ ہی کسی کو اکسایا کہ ان کو جاکر برا بھلا کہو اور نہ ہی مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کسی کو اکسایا اور نہ ہی برا بھلا کہا جو یہ ثابت کردے گا صحیح و متصل سند کے ساتھ ہم اس کا مذہب اختیار کرلیں گے لفظ گالی بلکہ

صحیح و ضعیف تاریخ طبری کے محققین لکھتے ہیں

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو برا کہا اور نہ ہی مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی برا بھلا کہا

(ضعیف تاریخ طبری ذکر مان کان الخوارج ص815حاشیہ)

جس روایت پر سب اچھلتے ہیں وہ صحیح مسلم شریف کی روایت ہے کہ مختصراً کہ تم ابو تراب پر سب کیوں نہیں کرتے تو انہوں نے

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل سنائے

اس روایت میں ایک راوی ہے بکیر بن مسمار اس کے بارے امام بخاری فرماتے ہیں فیہ نظر امام ابن عدی کہتے ہیں یہ مستقیم الحدیث ہے

(میزان الاعتدال ترجمہ بکیر)

امام ابن عدی بکیر بن مسمار کو اپنی الضعفاء میں لیکر آئے

(الکامل فی الضعفاء الرجال رقم279)

امام عقیلي اس کا اپنی الضعفاء میں لیکر آئے

(الضعفاء للعقیلی)

ابن حزم لکھتے ہیں بکیر بن مسمار راوی ضعیف ہے

(شرح المقدمۃ ص312)

دوسرا سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے تو گوشہ نیشنی اختیار کرلی تھی تو کیسے ممکن ہے کہ اور نہ ہی وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں منصب خلافت پر فائز ہوئے تو کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے یہ روایت بکیر کی وجہ سے ہی مشکوک نظر آتی ہے

اگر بالفرض مان لیا جائے یہ روایت صحیح ہے تو اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو حکم دے رہے تھے بلکہ وہ تو مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ادب سیکھا رہے تھے

1

امام عون یحییٰ بن ہبیرہ الشیبانی 560ھ فرماتے ہیں

اس سے یہ بات بعید نہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر والوں کے نوجوانوں کو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے زریعے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ادب سیکھاںا چاہتے تھے

(الافصاح عن معانی الاصحاح ابن ھبیرہ ج1ص348)

2

امام نووی فرماتے ہیں

اس قول میں تصریح موجود نہیں کہ انہوں نے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو برا کہا بلکہ ان سے برا نہ کہنے کا سبب دریافت کیا تھا کہ آپ ان کو برا کیوں نہیں کہتے اور ان سے فضائل سننا چاہتے تھے

(شرح نووی کتاب الفضائل ص963)

بس انہی دو اقوال محدثین پر اکتفا کروں گا اللہ پاک ہدایت عطا فرمائے آمین ایک اور اہم نقطہ ذہن نشین کرلیں امام مسلم بن حجاج علیہ الرحمہ اس روایت کو باب فضائل میں لیکر آئے اور جو ہم لکھ آئے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے فضائل سننا چاہتے تھے تاکہ لوگ اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین شان جان لیں.

اب جو لوگوں نے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق لوگوں کو اُکسانے کے کیے لیے پراپگنڈہ بنایا ہوا ہے کہ جی ان پر سب و شتم ہوتا رہا لیکن حقائق کچھ اور کہتے ہیں لوگ سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب و شتم کرتے تھے بلکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب کرتے تھے جو کہ صحیح روایات میں موجود ہے چالیس دن تک آپ پر پانی بند رکھا گیا آپ کو بے حسی دردی سے شہید کردیا گیا یہ تو کسی کو یاد نہیں عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو وہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی بھی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیاں ان میں کے نکاح میں تھیں اتنی شان ہے آپ رضی اللہ عنہ کی اسی وجہ سے سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصاص کا مطالبہ کیا جو کہ عین قرآن کے مطابق تھا لیکن کچھ جاہلوں کے پیٹ میں ابھی بھی مروڑ ہے اور اپنے بغض و حسد کی وجہ سے ان کو اپنی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور بڑے گناہ کا مرتکب بنتے ہیں اب ہم وہ روایات پیش کرتے ہیں جو صحیح سند سے موجود ہیں کہ ان دونوں شخصیات کو لوگ طعن کرتے تھے

امام ابن سرین رحمہ اللہ کے سامنے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے کہا لوگ تو ان پر سب و شتم کرتے ہیں امام ابن سرین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہلاکت ہو ان پر

(مصنف ابن ابی شیبہ ج11ص265کتاب مغازی سند صحیح)

2

اسی طرح دوسری طویل روایت میں آتا ہے کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گروہ کے لوگ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے سامنے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سب کرتے تھے اور مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ناپسندگی کا اظہار ہورہا تھا کہ لوگ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہتہ رہے ہیں

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم38912سند صحیح)

اس کے علاوہ بھی سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت موجود ہے لیکن میں یہاں بیان کرنا پسند نہیں کرتا ہاں

اسی طرح لوگ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتے تھے اور اب تک کہ رہے ہیں اس سے بڑی مثال کہاں سے ملے گی ہمارے اردگرد ہی دیکھ لیں اتنے بڑے جلیل القدر صحابی کو روازنہ تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے یہاں تو کسی کی پیشاب سے بھری زبان نہیں بولتی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگ طعن کرتے تھے

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج۵۹باب فضائل معاویہ)

حالنکہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان آپس میں محبتوں کو بانٹنے والے تھے نرم دل تھے اللہ پاک نے جگہ جگہ اپنے کلام سے ان کا ذکر کیا ہے اللہ پاک ان کے صدقے ہماری بخشش و مغفرت فرمائے اور ہم ان کی محبت میں زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہوجائیں آمین ثم آمین

18

حجر بن عدی کا قتل

ان کے متعلق بھی بڑا شور مچا ہے سوشل میڈیا پر اصل میں ان کا پورا نام حجر بن عدی

الکندی تھا یہ تو جان لیں یہ صحابی نہیں تھا

امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں یہ صحابی نہیں تھا (التاریخ الکبیر ج2ص82)

امام ابو حاتم امام ابن سعد امام ابن حبان نے بھی یہی لکھا ہے کہ وہ صحابی نہیں ہے

اس متعلق کوئی ایسی روایت صحیح و متصل سند موجود نہیں جس سے معلوم ہو کہ یہ صحابی

تھا امام ابن الجوزی فرماتے ہیں حجر بن عدی کا صحابی ہونا ثابت نہیں اور نہ ہی کوئی

روایت اس حوالے سے موجود ہے (تلقیح فھوم اھل الاثر ص129حرف خا)

امام شمس الدین الذھبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس کی نبیﷺ سے کوئی روایت ثابت نہیں

یہ صرف سیدنا علی و عمار سے روایت کرتا ہے

(سیر اعلام النبلاء ج3ص462)

باقی اس کے قتل کی وجہ اس کا فساد و بغاوت برپا کرنا تھا جب حسن و معاویہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہم کی صلح و بیعت ہوئی تھی اور حالات پہلے ہی کشیدہ تھے اور حوالے سے مؤرخین

نے اور بھی بہت لکھا ہے میں نے اختصار کے ساتھ لکھ دیا ہے تاکہ قارئین کو سمجھ آسکے

19

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کا قول اہل شام فاسق و ظالم

کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اہل شام کو فسقوا ظلموا کہا

(مصنف ابن ابی شیبہ سند ضعیف)

اس حوالے سے محترم رضا عسقلانی الشافعی کی تحقیق موجود ہے کہ اس میں راوی ہے

عبداللہ بن رباح یہ یہ والا متن بیان کرنے میں منفرد ہے اور سماع کی تصریح بھی نہیں

جس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے

اس متعلق ہماری کچھ گزارشات بھی ہیں

قارئین فسق کا لفظی معنیٰ خروج اور باہر نکلنا ہے لہذا سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی

مراد اہل شام کا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم پر نکلنا ہے ناکہ اصطلاحی

فسق اگر سیدنا عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات سے مراد اہل شام کو فاسق قرار دینا ہوتا

تو وہ انکے فصل کو بیان نہ کرتے بلکہ یوں کہتے ھم الفاسقون و ظالمون لیکن حضرتِ عمار کا انکے فعل کو بیان کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل شام کو نہ فاسق قرار دے رہے ہیں نہ ظالم

ظلم کا اطلاق بعض اوقات خطائے اجتہادی پر بھی ہوتا ہے اور ظلم کا معنیٰ حد سے بڑھنا ہے قرآن پاک میں حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوا ہے

وَ قُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا۪-وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ(

ترجمہ اور ہم نے فرمایا اے آدم تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو اور بغیر روک ٹوک کے جہاں تمھارا جی چاہے کھاؤ البتہ اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں شامل ہوجاؤ گے

یہاں لفظ عربی میں الظالمین آیا ہے تو کیا معاذاللہ جتنے بھی بے وقوف جو معنیٰ اوپر لے رہے ہیں تو یہاں کیا معنیٰ لیں گے.

کہتے ہیں نا جب بغض حد سے بڑھ جائے تب عقل بھی ساتھ نہیں دیتی روافض کی تو بات ہی چھوڑ دیں وہ تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت سارے صحابہ کو معاذاللہ ک

ف رکھتے ہیں بسند معتبر ان کے ے کیا کہنے لیکن کچھ لوگ ہم میں بھی ہیں تقیہ باز جاہل جن کی ہر وقت جلتی رہتی ہے

حالانکہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عادل صحابی ہیں ان کی شان و مرتبہ اس بات کی متقاضی نہیں کہ ظلم کا معنیٰ جو عوام میں مشہور ہے یہاں لیں بلکہ معنیٰ وہی مراد لیں گے جس سے صحابیت کا درجہ مجروح نہ ہو اس لیئے کہ شرعی فاسق و ظالم جنتی کیسے ہوسکتا ہے

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گروہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنتی فرمانا

سیدنا ابومسیرہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے لڑنے والے جنتی ہیں میں نے پوچھا عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کدھر ہیں تو انہوں نے کہا وہ تمھارے سامنے موجود ہیں تو میں نے کہا انھوں نے تو ایک دوسرے سے جنگ کی تھی سیدنا عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ سب جب اللہ پاک کی بارگاہ ملے تو ان سب کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی ہے

(الشريعة للآجری رقم ٢٤٩٣ اس کے سارے رجال ثقہ ہیں انشاءاللہ)

امام ابومسیرہ کے متعلق تو

آپ رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی بزرگ ہیں

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں خوابوں کی ایک قسم یہ ہے کہ جو ظاہری باطناً اچھی وہ اولیاء انبیاء کو دیکھنا اور ان سے ہم کلام ہونا ہے

(لمعات التنقیح شرح مشکوۃ المصابیح ج۷ ص۵۶۰)

لیکن یہ روایت ضعیف ہے اوپر ہم بے بس اصول بیان کیا ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو

20

طاہر القادری کی سیدنا امیر معاویہ پر ہرزہ سائیاں

قارئین ڈاکٹر طاہر القادری صاحب ایک عالم ہونے کے ناطے صحابی رسول ﷺ سے بغض رکھتے ہیں اور اپنی ویڈیوز میں یہ کہتا نظر آتے ہیں کہ ان کے جلوس نہ نکالو ان پر کف لسان ہے اور کچھ نہیں طاہر القادری صاحب یہ تو بچہ بچہ جانتا ہے کہ جلسے جلوس تو کسی کے بھی نہیں تھے تو پھر باقیوں کے کیوں حالانکہ طاہر القادری صاحب اپنی کتب میں فضائل معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کر آئے ہیں اللہ جانتا ہے لوگوں کو کیا تاثر دینے کی کوشش کی جارہی ہے

ہمارا طاہر القادری صاحب سے مطالبہ ہے کہ ہمیں وضاحت دے دیں کے آج جس طرح آپ میلاد النبیﷺ مناتے ہیں اسی طرح چودہ سو سال سے اسی طرح منایا جاتا تھا یا کسی نے منایا حالانکہ یہ جائز و مستحب ہے یا پھر جن ہستیوں کے تم لوگ عرس مناتے ہو آج سے چودہ سو سال پہلے منائے جاتے تھے اور پھر کہا کف لسان ہی ضروری ہے تو محترم یہ بتانا عوام کو پسند فرمائیں گے کہ کس پر کف لسان ہے مشاجرات صحابہ کرام علیہم الرضوان پر یا پھر فضائل پر مناقب پر لیکن موصوف نے کبھی یہ ذکر ہی نہیں کیا اور نہ عوام کو بتایا میں نے کل ہی دیکھا کہ موصوف نما کارٹون نما پوسٹ سامنے آئی 19feb کی طرف day minhaj ul quran women league قائد

تو جناب آپ کا ڈے منانا تو جائز ہے لیکن اتنی بڑی ہستی کا عرس منانا جائز نہیں ان کے جھنڈے اٹھانا جائز نہیں یہ منافقانہ انداز کیوں اور صرف ایک صحابی رسول پر ہی کیوں۔

ہماری طرف سے جناب طاہر القادری کو صاحب دعوت ہے کہ جہلاء جیسا طریقہ مت آزمائیں اور ہدایت کے راستے کی طرف لوٹ آؤ اسی میں بھلائی ہے

قارئین اس سب تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نیک
جلیل القدر صحابی رسول ہیں اور کاتب وحی خلیفہ راشد اول ملوک ہیں آپ کے قرآن و
حدیث و آثار سے بے شمار فضائل و مناقب موجود ہیں جس کا انکاری صرف بغض و تعصب
میں جلا ہی کرسکتا ہے۔ اور یہ بات لازمی یاد رکھ لیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق
جتنی بھی روایات کو تنقیص میں ہیں وہ سب کسی نہ کسی علت کے سبب مردود ہیں بلکہ
جتنے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں اس لیئے کسی بھی سنی کو ایک بات کو پکڑ لینا اور
پریشان رہنا کہ یہ کیسے صحابی رسول کرسکتے ہیں حالانکہ وہ سوائے جھوٹ کا پالندہ کے
سبب کچھ نہیں ایک بات کرتا چلوں کچھ لوگ کہتے نظر آتے ہیں یزید کو کیوں خلیفہ بنایا
اور سنت کو بدل دیا تو یہی اعتراض سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم پر جاتا ہے کہ
انہوں نے دارخلافہ مدینہ ختم کرکے کوفہ کو کیوں بنا دیا جو اعتراض اوپر وہی اعتراض نیچے
دوسری بات افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کے ہاتھ پر بھی بیعت کی جاسکتی ہے فقہ
کی کتابیں بھری پڑی ہیں تیسری بات جب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو
نامزد کیا تب اس کے اندر اس طرح کی خباثت موجود نہیں تھی بلکہ مجھے اکتاہٹ محسوس

نہیں ہوگی یہ کہتے ہوئے کہ یزید کے متعلق بے شمار روایات ایسی ہیں جو من گھڑت ہیں
جن کا کوئی ثبوت نہیں ہاں وہ غلط تھا بلکہ ہمیں کہیں ایسا نہیں ملا جہاں یزید نے حکم
قتل حسین دیا ہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ جتنی بھی روایات طبری خلدون البدایہ وغیرہ میں بھری
پڑی ہیں ان میں ربط وغیرہ لازماً موجود ہے. اس لیئے ہمیں چاہیئے کہ اس پر سکوت کو لازم
کرلیں یہ مذہب حنفیہ ہے کیونکہ ہر جاں نے اپنا حساب خود دینا ہے. یزید کے متعلق
مکمل بحث کے لیئے مفتی فضل احمد چشتی صاحب آف سندر شریف ان کی کتاب کا
مطالعہ فرمائیں ان شاءاللہ تمام اشکالات دور ہوجائیں گے آمین بجاہ نبی الامین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ اقدس میں قبول فرمائے اور میری
غلطیوں کو معاف فرمائے اور مسلک حق سنت و جماعت پر موت نصیب فرمائے میرا خاتمہ
ایمان پر فرمائے آمین ثم آمین

دفاعِ صحابہ و اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین

نعمان علی حنفی

15. 10.2024

11ربیع الآخر 1446ھ